Digitized by Khilafat Library

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

...بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد...

Daultanagar (Gujrat. Punjab)

بدر

QADIAN

قادیان دارالامان

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نورالدین

Reg. No L. CCLXXXVIII

جلد ۱۳ | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ جون ۱۹۱۳ھ مطابق ۲۲ جیٹھ | نمبر ۱۴

ضعیف و مردہ دلے گر بقادیان آید | (بروز جمعرات) | کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نورالدین

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہماں جا بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بفضلہ بخیر و عافیت ہیں - تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں - لیکن بسبب ضعف ظہر و عصر میں حضرت صاحب مسجد مبارک میں تشریف نہیں لا سکتے - سیڑھیوں پر چڑھنے سے تکلیف ہوتی ہے

اہل بیت حضرت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب اخبار الفضل کے بعض ضروری انتظاموں کے واسطے باہر تشریف لیگئے ہیں - حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب علاوہ قرآن شریف پڑھنے کے مدرسہ میں لڑکوں کو تعلیم دیتے ہیں - اپنے امتحان کی بھی تیاری کرتے ہیں - حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت بخیریت ہیں ؛

حضرت میر صاحب دور الضعفا کا ایک حصہ طیار کرا چکے ہیں اور کرا رہے ہیں - اور انجمن کے محکمہ تعمیر کا کام بھی آپ کے سپرد ہوا ہے -

حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے ترجمہ قرآن شریف کے کام کی تکمیل کے واسطے کسی سرد گوشۂ خلوت کی تلاش میں ایبٹ آباد مری کے پہاڑوں پر بمعہ اہلبیت تشریف لے گئے ہیں دو چار ماہ وہاں رہینگے تا کہ صحت کو فائدہ ہو - اور کام بآسانی ہو جائے خدا ان کا ناصر ہو اور حافظ ہو - اور بامراد عافیت کے ساتھ واپس آویں ؛ ان کی جگہ سکرٹری کا کام مولوی شیر علیصاحب سرانجام دے رہے ہیں - مولوی میر محمد سعید صاحب اور سیٹھ محمد حسن صاحب سوداگر بمعہ اہلبیت حیدر آباد دکن سے تشریف فرما ہوئے - چار نئے طالبعلم مدرسہ ہائی اسکول و احمدیہ کے واسطے ساتھ لائے - مولوی مرزا کبیر الدین احمد صاحب نے لکھنؤ سے اپنا بھانجہ عزیز ارشد مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر کے واعظ بننے کے واسطے بھیجا ہے -

مولوی صاحب موصوف کے جگر کا ٹکڑا پیارا بچہ فصیح اور فصیح کے ایک ماموں ارتضیٰ پہلے سے مدرسہ انگریزی میں داخل ہیں -

نہایت افسوس کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا جاتا ہے کہ ہمارے عزیز دوست سید گلزار حسین صاحب ایک لمبی علالت کے بعد گذشتہ پیر کی صبح کو فوت ہو گئے - مرحوم ایک مخلص احمدی مہاجر تھے کتابت کا کام کرتے تھے باوجود ہر قسم کی تکالیف کے اپنی ہجرت کو انہوں نے ہمت اور استقلال کے ساتھ قائم رکھا - حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھایا اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا - اللھم اغفرہ و ارحمہ

اس ڈاک میں حضرت خواجہ صاحب کا کوئی خط نہیں ملا - غالباً لیکچروں کی مصروفیت کے سبب لکھ نہ سکے ہونگے - یہاں سے چودھری فتح محمد صاحب ایم - اے - کو ان کی امداد کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے طیار کیا ہے - اور وہ عنقریب روانہ ہونگے - ان کے جہاز کا خرچ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب نے انصار کیطرف سے دیا ہے اور مبلغ ایکسو پانچ روپیہ صدر انجمن کیطرف سے دیا گیا ہے - اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوان بھائی کو بخیریت انگلستان پہنچائے - اور تبلیغ حق کی توفیق دے - احباب لاہور کے مشورے سے خواجہ صاحب کے دوست اور ایجنٹ منشی نور احمد صاحب کو بھی ولایت جانے کے واسطے طیار کیا گیا ہے تا کہ خواجہ صاحب کی امداد کریں - امید ہے کہ انشاء اللہ وہ بھی ماہ جون میں ہی جہاز پر سوار ہو جاوینگے ؛ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو ؛ آمین ؛

عمارت کے واسطے روپے کی بہت ضرورت ہے - عمارت فنڈ خالی ہے بلکہ مقروض احباب توجہ فرماویں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں

ضرورت نکاح مستری شہاب الدین صاحب احمدی مستری محلات مہاراجہ صاحب جموں کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے - اور اب پھر شادی کرنا چاہتے ہیں مستری صاحب ایک جوشیلے نوجوان احمدی ہیں خط و کتابت براہ راست ان کے ساتھ ہو -

دعا مدد برادر مولوی محبوب علیصاحب احمدی پورب سرائے مونگیر میں پانچ ماہ سے بیمار ہیں - احباب سے درخواست دعائے شفا ہے

واعظین سید احمد نور صاحب افغان پاراچنار کے لوگوں کی درخواست پر حضرت کی اجازت سے وعظ کرنے اور قرآن شریف کا درس دینے کے واسطے کچھ عرصہ کے لیے سرحد کیطرف تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ اور مددگار ہو -

شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور مسلمانان حیدر آباد سندھ کی درخواست پر لیکچر دینے کے واسطے وہاں تشریف لے گئے ہیں - دو لیکچر ان کے بڑی رونق کے ساتھ وہاں ہوئے ہیں ایک میں باوا نانک صاحب کو مسلمان ثابت کیا - اور دوسرے میں اسلام کی فضیلت دیگر ادیان پر بدلائل ثابت کی سامعین کو بہت ہی فائدہ ہوا - اور وہاں کے لوگ شیخ صاحب موصوف کے بہت ہی مداح اور مشکور ہوئے ؛

احباب اٹھوال ضلع گورداسپور نے سالانہ جلسہ کیا ہے جو ۴ - اور ۵ - جون کو ہونے والا ہے اور بٹالہ میں چھ - سات اور آٹھ جون کو جلسہ احمدیہ ہو گا (پچھلے اخبار میں کاتب کی غلطی سے ۱۷ - ۱۸ - لکھا گیا تھا -) ان جلسوں پر وعظ کرنے کے واسطے مفصلہ ذیل احباب جانے والے ہیں جو اس اخبار کے شائع ہونے سے قبل بٹالہ چلے جاوینگے - حافظ روشن علی صاحب شیخ رحیم بخش صاحب نو مسلم واعظ - میاں اللہ دین المعروف فلاسفر صاحب عاجز راقم (ایڈیٹر بدر) شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور - مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ؛

چشمۂ حیات

ڈاکٹران یورپ و امریکہ کی تحقیقات کا نچوڑ بچپن کی غلط کاریوں کا تریاق ہے - اس کتاب میں مرض جلق - جریان - سرعت - احتلام اور نامردی وغیرہ کی کامل تحقیقات ان کے اسباب و علامات اور نتائج بوضاحت درج ہیں اور اخیر میں ان تمام امراض کا علاج حسب سبب مجرب اور تیر بہدف نسخہ جات کے ذریعہ درج کیا گیا ہے گویا نایاب اور قابل دید کتاب ہے قیمت صرف ۸ر

حکیم مرزا محمد عنایت خاں حیرت امرتسر کٹڑہ سفید

دو نئے اخبار

یہ تو یاد نہیں رہا کہ کس بات پر گفتگو تھی۔ لیکن اتنا مجھے یقیناً یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ "سلسلہ کے اخبار تو پچاس بھی ہوں تو چل سکتے ہیں"۔ معلوم نہیں کہ مامور من اللہ کے یہ الفاظ کس رنگ میں اپنے وقت پر ظہور پکڑ سکتے ہیں تاہم سلسلہ حقہ کی روز افزوں ضروریات نے متعدد اخبارات اور رسالے جاری کرا دیئے ہیں۔ اور ہنوز ختم نہیں بلکہ دن بدن قدم آگے ہے اور یہ ترقی سلسلہ کی زندگی اور صداقت کا بین ثبوت ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک دفعہ بعض احباب نے اخبارات سلسلہ کی اصلاح میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ موجودہ تمام اخبارات کو بند کر کے ایک ہی شاندار اخبار نکالا جاوے۔ نیت تو ان کی بھی بخیر ہی تھی گو اُن کی نکتہ چینی کا طرز سرحد محبت برادرانہ سے باہر نکل چکا تھا۔ لیکن کسی اخبار کو خود بخود بند کرنے کی تجویز کرنا ایک علامت تنزل اور شماتت معلوم ہوتا تھا اور حضرت مولانا المکرم مولوی محمد علی صاحب کے فرمانے سے وہ تجویز عملدرآمد میں نہ آسکی۔ یا تو وہ تجویز تھی اور یا اب یہ تجویز ہے کہ موجودہ اخبارات سلسلہ کے علاوہ دو اور نئے اخبار نکالے جائیں۔ ایک لاہور سے اور ایک قادیان سے اور ان سے قبل ایک رسالہ انگریزی سلسلہ کی تائید میں لندن سے نکل چکا ہے۔ بلکہ کامیاب ہو چکا ہے۔ خدا اُس کے نکالنے والے کا ناصر ہو۔ لاہور کا اخبار **پیغام صلح** نام ہے اُس کی تجویز دیر سے ہو رہی تھی مگر درمیان میں کچھ التوا سا ہو گیا تھا اور اب پھر اُس کا پراسپکٹس شائع کیا گیا ہے۔ اور اُس کے جلد شائع کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ سرمایہ کچھ مہیا کیا گیا ہے۔ انتظامی کمیٹی مقرر ہو گئی ہے۔ یہ اخبار قومی سرمایہ سے قائم ہو گا۔ فی حصہ مبلغ پانچ روپیہ کا رکھا گیا ہے۔ ہفتہ میں تین بار شائع ہو گا۔ قیمت مبلغ لعہ سالانہ ہو گی زیادہ حالات حضرت مخدومی محبی حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب انگلش ویرہوس اپر مال لاہور سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ شیخ صاحب موصوف اس اخبار کی کمیٹی کے سکرٹری ہیں قادیان کے اخبار کا نام **الفضل** ہے اس کا پراسپکٹس اس اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے شائع ہوتا ہے اس میں اسکے مقاصد اور اغراض اور ضرورت پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ اس واسطے مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں اتنا کہدینا ضروری ہو گا کہ آٹھ ضرورتیں الفضل کے نکالنے کی جو پراسپکٹس میں لکھی گئی ہیں اگرچہ متفرق طور پر اپنی وسعت اور گنجائش کے مطابق یہ خدمات پہلے اخبار بھی ادا کر رہے ہیں لیکن جس التزام اور اعلیٰ پیمانہ کا وعدہ الفضل کے متعلق کیا گیا ہے وہ ضرور الفضل کو ایک خصوصیت کے مقام پر کھڑا کرتا ہے۔ یہ آٹھ ضرورتیں بجا ہیں۔ مگر الفضل کی ایک ضرورت اور بھی تھی اور وہ نئی نہیں بلکہ میرے خیال میں وہی پہلی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو معارف و حقائق کھلتے ہیں اور قومی ضروریات پر جو اعلیٰ اور عمدہ رائے وہ دے سکتے ہیں اور دیتے ہیں ان کی اشاعت سے قوم فیضیاب ہو کر راہنمائی حاصل کرتی رہے اور یہ بات تب ہی حاصل ہو سکتی تھی جبکہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے ذمہ ایک موقت الشیوع ہفتہ وار پرچے کی اڈیٹری کا کام لگا دیا جاتا **پیغام صلح** کے فوائد میں سے ایک بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ قوم کے پاس دنیوی خبریں ایک اپنے ارگن میں تازہ بتازہ پہنچتی رہینگی۔ اور احباب اس بات کے محتاج نہ رہیں گے کہ وہ دنیوی خبروں کے پڑھنے کی خاطر اپنے روپے خرچ کر کے ایسے اخبار خرید کریں جن میں ہمارے امام کو گالیاں دی جاتی ہوں یا گورنمنٹ کے متعلق وہ رویہ اختیار کیا جاتا ہو جو ہماری جماعت کے ممبروں کے واسطے جائز نہیں کہ اُسے پسند کریں یا اُس کی امداد کریں۔ یہ تازہ خبریں پہنچانیکا کام ایسا اخبار ہی کر سکتا ہے جو لاہور سے نکلے اور احباب لاہور کا شکریہ ہے کہ انھوں نے عین ضرورت کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے اس اخبار کو جاری کرنے کی کوشش کی اور اُس کے مالی اور انتظامی بوجھ کا بڑا حصہ اپنے ذمہ لیا شیخ صاحب اور ڈاکٹر مرزا صاحب اور ڈاکٹر شاہ صاحب اور بابو منظور الٰہی صاحب کی توجہ اور کوشش قابل قدر کو مشکور ہونا چاہیئے اس کے ساتھ ہی اس امر کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ خواجہ صاحب موصوف کے رسالہ کا ترجمہ بھی پیغام صلح میں شائع ہوا کریگا اس واسطے میاں معراج الدین صاحب پروپرائٹر اخبار بدر نے جو ارادہ کیا تھا کہ وہ مسلم انڈیا کا ترجمہ اپنے ماہوار رسالہ **تبلیغ** نام میں شائع کیا کرینگے وہ ارادہ میاں صاحب موصوف نے **پیغام صلح** کی خاطر فسخ کر کے ترجمہ مسلم انڈیا کا کام کارپردازان پیغام صلح کے سپرد کر دیا ہے۔ ہاں ان کا یہ ارادہ ہے کہ دیگر قومی مفید مضامین کے چھاپنے کے واسطے رسالہ **تبلیغ** کو ماہوار شائع کریں۔ سو وہ اس کی اشاعت کی تجاویز کو مکمل کرنے کی فکر میں مصروف ہیں۔ الفضل کی فضیلت تو اُس وقت نمایاں ہو گی جب اُس کے نمونہ کا پرچہ شائع ہو گا۔ مگر میرے نزدیک حضرت صاحبزادہ صاحب کا نام خود اُس کی خوبیوں کے واسطے ایک کافی گارنٹی ہے اور ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو قومی اخباروں کو ترقی دے اور مفید و بابرکت بنائے

البشریٰ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اُس کا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے اُنھوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرہ کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۴ر ہے۔ تاکہ ہر شخص آسانی سے خرید سکے۔ ملنے کا پتہ

دفتر تشحیذ الاذہان قادیان

طوفان

علیگڈھ سے برادر عیسیٰ میاں خبر دیتے ہیں کہ سخت آندھی کا تین چار بار حملہ ہوا جن سے بہت سے درختوں اور مکانات کا نقصان ہوا اور بارہ آدمیوں کا خون ہوا۔ الاماں

خواجہ صاحب کی ترقی

حضرت خواجہ صاحب کا نام قسّام ازل نے خوب رکھوایا۔ کمال الدین الدین کا کمال اور الدین ہے۔ اور اسلام اس بحر عرفان کے کناروں پر کوئی احاطہ کرے۔ یہ کس کے لئے ناممکن ہے اپنے مبارک نام کے مطابق خواجہ صاحب کی ترقیوں کا بھی یہی حال ہے۔ یہاں سے گئے تھے کہ انگلستان میں اسلام کے پھیلانے کے وسائل سوچیں گے۔ وہاں جاکر اسلام کی محبت نے اہل اسلام کی خیرخواہی کی طرف کھینچا۔ تو کچھ پالیٹکس میں بھی دخل دینا ضروری جانا۔ اس سے [illegible]۔ اس سے مباحثہ کر۔ چند روز کی گفتگوؤں میں بات گفتگو سے آگے نکل گئی۔ تو وہاں کے کسی رسالے والے کو اپنے مضامین کے واسطے کانٹا۔ وہ بھی ناکافی ثابت ہوا۔ تو اپنا ہی رسالہ نکال لیا۔ اب رسالے کا جو چاروں طرف حملہ ہوا۔ تو ہر طرف سے لیکچر دینے کے واسطے دعوتیں آرہی ہیں۔ اب اکیلے خواجہ صاحب کیا کیا کریں۔ ملاقاتیں کریں؟ یہاں کے بھائیوں کو خط لکھیں؟ وہاں کے خطوط کا جواب دیں؟ رسالے کا انتظام کریں؟ مضمون لکھیں۔ پروف پڑھیں۔ لیکچر تیار کریں؟ اور لیکچر دیں۔ ان کی تو انگلستان میں وہی مثال ہوئی۔ کہ یک دانہ انار و صد بیمار۔ وہاں چاہیئے تھی مبلغین کی ایک فوج! اور یہ بیچارے اکیلے ہی جا کھڑے ہوئے۔ ان کی صحت کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح نے تار دیا تھا کہ چند روز کے واسطے پیرس چلے جاؤ۔ مگر موقت الشیوع پرچے کی ذمہ واریوں سے ڈرتے ہوئے نہ وہاں سے ہلنا چاہتے ہیں۔ نہ رہنے کی پوری طاقت رکھتے ہیں۔ یاروں کو پکارتے ہیں۔ آؤ۔ دوڑو۔ جلد آؤ۔ میری مدد کرو۔ کبھی مولوی محمد علی صاحب کو بلاتے ہیں کبھی مولوی صدر الدین کو دعوت دیتے ہیں! کبھی ڈاکٹر صاحبان کو خط لکھتے ہیں۔ سب سے نا امید ہوتے ہیں۔ تو صادق کی دبلی پتلی جان کو اشارہ کرتے ہیں۔ کہ تو ہی آجا۔ سچ ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ اور میں تو اپنے دل کو دینی خدمات کے لئے ہر وقت طیار ہی پاتا ہوں۔ بدر میاں معراج الدین صاحب کے حوالہ کرتا جو مجھ سے بہتر اڈیٹری کے مضامین لکھ سکتے۔ اور انتظامی امور سوچ سکتے ہیں۔ بال بچہ اللہ کے حوالے۔ بسم اللہ مجریہا و مرسیہا۔ چل ہی پڑتا۔ وہاں پہونچنے کو یا راہ میں شہید ہونے کو اس کا تو غم ہی نہیں۔ سعیدیا میں اپنی سکونت کے متعلق ایک خواہش تھی۔ کہ قرب و جوار مسیح میں ایک جھونپڑا بن جائے۔ قادیانی کہلانے لگیں۔ سو یہ خواہش پوری ہوگئی۔ غریب خانہ بن گیا۔ جس پر باہر کے لاکھ دولتخانے قربان ہیں۔ اب اور کہیں گھر بنانے کی تو خواہش نہیں۔ لنڈن ہو یا پیرس سب قادیان کے سامنے ہیچ ہیں۔ ہاں خواہش اپنی خواہش نہیں۔ اور جان اپنی جان نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہو تو کوئی عذر نہیں مگر حضور کی مصلحت و حکمت نے مناسب نہ جانا۔ کہ اس مشت استخوان کو اتنے دور دراز سفر کے امتحان میں ڈالا جائے۔ خود ایک دن محبت کی نگاہ کرتے ہوئے فرمایا آپ کو ولایت بھیج دیتے۔ مگر آپ کے خاندان میں جسمانی ضعف ہے۔ عرض کی کہ حکم کا بندہ ہوں۔ یہاں رکھیں یا کہیں بھیج دیں۔ ہر وقت حاضر ہوں۔ اس کہانی کو جو خلاف عادت میں نے اپنے متعلق لکھی ہے معذرت سمجھیں۔ ناظرین کی خدمت میں اور خود خواجہ صاحب کے حضور میں۔ یا اسے مراجعت جانیں۔ میرے اس قول سے کہ اخبار میں میرا ذکر نہ ہوگا۔ کیونکہ میرے عدم ذکر اور سفروں کو غیر اندراج پر چاروں طرف سے احباب کے اس قدر خطوط آئے ہیں۔ اور جو بزرگ اس کے محرک ہوئے تھے۔ وہ بھی اپنے بیان کی ایسی تحویل کرتے ہیں۔ کہ میں نے مناسب جانا کہ ایک کی خاطر بہتوں کو ناامید نہ کروں۔ دوستوں کا خوش رکھنا بھی حق دوستی میں داخل ہے۔ غرض میں اس طرح جا نہ سکا۔ کہ خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹاؤں۔ مولوی محمد علی صاحب علاوہ سکرٹری ہونے کے ترجمۃ القرآن شریف کے ایسے اہم کام میں مصروف ہیں اگر وہ پورا نہ ہو۔ تو کسی کا لنڈن جانا بھی ایک حد تک . . . رہے گا۔ مولوی صدر الدین صاحب مدرسہ کو اس خوبی لیاقت اور تندہی سے سنبھال رہے ہیں۔ کہ ان کا مرکز سے ہلنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لاہور کے احباب بھی کچھ ایسی مجبوریوں اور گرفتاریوں کے باوجود تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اور یہاں بھی حضرت خلیفۃ المسیح تجویز کر رہے ہیں۔ کہ ایک یا دو آدمی خواجہ صاحب کی امداد کے واسطے روانہ کئے جائیں۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ یہ تجویز مکمل ہو جائے گی۔ گو اس کے واسطے بعض احباب کا اندازہ مبلغ دس ہزار روپیہ فی کس ہے مگر اللہ تعالےٰ ہی ہے کہ ان سب اسباب کو پورا کردے۔ سردست احباب لاہور کی تجویز اور خواجہ صاحب کی منظوری سے شیخ نور احمد صاحب خواجہ صاحب کے ایجنٹ ان کی خدمت کے واسطے ولایت جاتے ہیں اور اسی ماہ میں انشاء اللہ روانہ ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ انہیں خیریت سے پہونچائے۔

یہ سب کچھ ہوا۔ مگر میں پھر کہتا ہوں کہ خواجہ کی طبیعت علو اور ترقی کی طرف ایسی مائل ہے کہ چند روز میں خواجہ صاحب کسی ایسے مقام اور ایسی تجویز پر پہونچ جائیں گے کہ یہاں سے جانے والے پھر بھی ان کے لئے ناکافی ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہی ہے جو ان کی امیدوں اور خواہشوں کو پورا کرے۔ اور ان کے مددگار یہاں سے یا وہاں سے کھڑے کردے۔ ایک ہندو بیرسٹر خواجہ صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہو چکے ہیں اور ایک اور انگریز انشاء اللہ عنقریب ہونے والے ہیں۔

اب میں خواجہ صاحب کے تازہ خطوط سے کچھ اقتباس درج ذیل کرتا ہوں۔ (۱) آج کا جمعہ واقعی جمعۃ المبارک ہے۔ پہلا شخص ہندو قوم میں سے میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اسلامی نام محمد رکھا گیا۔ پرسوں اتوار کو دہریوں میں ایک لیکچر ہے۔ عورتوں میں جو لیکچر ہے۔ اس میں یہ دکھایا جائیگا کہ عورتوں کے حقوق اسلام میں کیا کیا ہیں۔ اور عیسائیت یا یہودیت میں کیا ہیں۔

(۲) اب تبلیغ کا کام تحریر سے نکل کر تقریر میں آگیا ہے۔

تبلیغ عربی کی کتاب بطور ضمیمہ بدر کے ساتھ یکم جولائی ۱۹۱۳ء سے نکلنی شروع ہوئی ہے لاہور کے بہت سے احباب نے اس نیک کام میں امداد دی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

113

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طالب قادیانی بجواب عاصی نصرانی

شیران وخاتم کو دنیا سے مٹا دینگے
وہ قوم تو مردہ ہے جس کا ہے خدا مردہ
نصرانی کی خواہش ہے اسلام مٹا دیکھیں
زندہ ہیں مسلمان ہی جن کا ہے خدا زندہ
لیتے نہیں کفارہ بدکار کے بدلے میں
کفارے کے دہوکے میں چھیڑو نہ ہنگوں کو
اسلام کی ہستی کو نصرانی نے دیکھا ہے
کیا بھول گئی تم کو ظلمہ کی جو المزدی
ہم ایسے ڈراؤں میں ہرگز نہیں آنے کے
تثلیث کو توڑیں گے پھیلائیں گے وحدت کو
اسلام کا دعوے ہے وہ پاک بنا دیگا
شیطان کے کہنے کو تسلیم کیا شاید
ہاں اونٹ گذرنا تو آسان ہے سوئی سے
ایمان مسیحی کا یہ ایک نمونہ ہے
عیسیٰ ہوا کفارہ - پر عاصی ہیں ابتک جو

یعقوب کی بھیڑوں کو دم بھر میں کھپا دینگے
مانیں نہ مسیحی گر ہم قبر دکھا دیں گے
تبلائیں وہ دنیا کی کے روز ہوا لیں گے
جو منہ سے نکالیں گے وہ کرکے دکھا دینگے
عاصی کے گناہوں کی ہم خوب سزا دینگے
اُٹھیں گے مسلمان جب پھر ہوش اڑا دینگے
آتھم سے ذرا پوچھیں وہ خود ہی بتا دینگے
خالد کا زمانہ بھی ہم یاد دلا دیں گے
میدان میں نکلیں تو پھر ٹھیک بنا دیں گے
نقارۂ اسلامی عالم میں بجا دیں گے
پھر کہتے ہیں نصرانی ہم عاصی بنا دیں گے
"سجدہ جو مجھے کر لو سب ملک دلا دیں گے
پر جنت کی امیروں کو ہرگز نہ ہوا دینگے
انجیل میں لکھا ہے ہم تم کو دکھا دینگے
مخلوق کو محشر میں کیا خاک چھڑا دینگے

قرآن کا نیزہ ہے اسلام کے ہاتھوں میں
طالب جو مقابل ہو ہم اس کو گرا دیں گے

احمد بخش طالب علم مدرسہ احمدیہ - قادیان دارالامان ضلع گورداسپور -

مفصلات انگلستان میں لیکچر

وہ دن خدا کے فضل سے اب قریب آتے جاتے ہیں جب احمدی خادم اسلام انگلستان کے شہر شہر میں اسی طرح تبلیغ دین کرتا نظر آوے گا جیسے بعد از وصال حضرت مغفور علیہ الصلوۃ والسلام ہندوستان میں تھا - ہاں سخت ضرورت ہے کہ اب اور خادم دین اس طرف آویں - رسالہ از بس مفید ثابت ہوا ہے اور وہی محرک اس نئے سلسلے کا ہے - جس کا ذکر عنوان میں ہے - ماہ مئی میں چار لکچر تجویز ہوئے ہیں - جن میں سے ایک ہو چکا اور تین باقی ہیں - پہلا لکچر بمقام کیمبرج عیسائی معتزلہ جماعت نے کرایا اور اسلام اور عیسائیت کے اصولاً فرق پر بحث کرنے کے لئے مجھے لکھا - وہ بحمد اللہ بخیر و خوبی ہوا - دوسرا لکچر - لنڈن کے مشہور و معروف حصہ - پکیڈلی میں ایک کونشن کی صدارت میں ہو گا اس کا اشتہار ہو چکا ہے اور حلقہ قانون طبقہ والے ہیں اس کے متعلق خاص دلچسپی ہے - تیسرا اور چوتھا لیکچر بمقام فوکسٹن آخر مئی میں ۳۰ - ۳۱ کو ہو گا - جون میں ایک لکچر بعنوان تناسخ کے متعلق انٹرنیشنل سائیکیکل ایسرچ کلب لنڈن سے خط و کتابت ہو رہی ہے اور ایسا ہی نارتھ برو کسو سائیٹی لندن نے اسلام پر لکچر کے لئے خواہش ظاہر کی ہے اگر ایک بزرگ بھی یہاں آکر مسلم انڈیا کا کام ہاتھ میں لے لے تو سارا سال یہاں لکچروں میں ختم ہو سکتا ہے - جب تک اُردو رسالہ کا انتظام ہندوستان میں نہ ہو - میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ کم از کم یہ لکچر اُردو میں چھپ جاویں ہمارے بھائی اگر ان اُردو لکچروں کو کثرت سے خرید کر تقسیم کریں تو اس قیمت سے ہم انگریزی لیکچر کثرت سے چھپوا کر ہر ماہ یورپ - انگلستان اور امریکہ میں تقسیم کریں گے - جب تک اللہ تعالے اسلامک ریویو کو کثرت سے مفت تقسیم کرنے کے سامان پیدا نہ کرے - مجھے یہ تجویز سردست پسند آئی ہے کہ یہ لیکچر مفت تقسیم ہوں - سردست پہلا کیمبرج والا لیکچر میں نے ترجمہ کرکے لاہور بھیجدیا ہے اس کے بعد اور بھی بھیجتا رہوں گا - اس کے متعلق احباب سردست شیخ رحمت اللہ صاحب سے خط و کتابت کریں یہ امر بھی یاد رہے کہ یہ کل کاروبار میری ذات سے وابستہ نہ ہونا چاہیئے - یہ قومی کام ہے - اور میں جلد اس سے جہاں تک میری ذات ہے - سبکدوش ہو کر قومی خادم ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں -

احمدی قوم!!! میں نے جو مجھ سے ہو سکا اپنی کمزور بساط کے متعلق کر دیا اور انشاء اللہ ربانی توفیق عطا ہوئی تو اور بھی کروں گا - اب تو جان اور تیرا کام - مالی امداد جہاں تک ہو - لاہور شیخ رحمت اللہ صاحب کے نام جاوے - مجھے اطلاع کافی ہے کہ تا میں شکر گذار ہوتا رہوں -

خادم - کمال الدین - بشپ گیٹ - نیشنل بنک آف انڈیا - لنڈن

منصوری

منصوری کے حافظ عبد المجید صاحب احمدی کے ایک تبلیغی خط کے جواب میں وہاں کے منشی غلام حیدر صاحب نے ایک اشتہار چھاپ کر تقسیم کیا ہے مگر تعجب ہے کہ جن باتوں کے مفصل مدلل جواب کئی دفعہ دیئے جا چکے ہیں پھر وہی دُہرا دیئے ہیں اور غالباً اس خیال پر کہ تیرھویں صدی کے ملاں صاحبان کے فتاوے کے مطابق عوام سلسلہ احمدیہ کی کتابیں اور رسالے تو پڑھتے ہی نہیں جو ان کے جوابات سے ان کو آگاہی ہو مگر ہمارے مخالفین کا یہ خیال غلط ہے - مولوی صاحبان کا یہ طلسم کب تک جاری رہے گا - اگر لوگ ایسے ہی انکو ماننے والے ہوتے تو پانچ لاکھ کی جماعت احمدیوں کی کیونکر بن جاتی - بڑا زور اس میں ختم نبوت پر دیا گیا ہے - جس کے مشتہر صاحب خود منکر ہیں - کیونکہ وہ مانتے ہیں کہ ایک نبی تھا - حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت زندہ تھا آنحضرت صلعم فوت ہو گئے مگر وہ زندہ رہا اور اب تک زندہ ہے - تو فرمائیے ختم نبوت کہاں گئی اپنا تو یہ حال ہے اور الزام اُن پر جو کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے کسی مطیع اور شاگرد کو نبوت کا درجہ مل سکتا ہے جیسا کہ حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ "دم عیسیٰ ثانی شدم" حافظ صاحب کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ تم روپے والے ہو اس لالچ کے جال میں لوگوں کو پھنسا کرتے ہو - مگر یہ نہیں فرمایا کہ خود حافظ صاحب بھی تو دوست محمد صاحب کے قائم کردہ جلسہ مباحثہ کے وقت آپ ہی کے ساتھ تھے پھر حافظ صاحب کو کس چیز نے پھانسا تھا - سب سے بڑھ کر عجیب بات اس اشتہار

میں یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی بعض عبارتیں منشی صاحب نقل کرتے ہیں۔ خود انکو صحیح تسلیم کرتے ہیں اور حافظ صاحب کو الزام دیتے ہیں کہ تم مرزا صاحب کا لکھا نہیں مانتے۔ اور پھر حافظ صاحب کو ہی مرزائی کا خطاب دیا جاتا ہے۔ بھلا صاحب مرزائی تم ہوئے جو مرزا صاحب کی تحریر کو سچا مان کر اپنی تائید میں پیش کرتے ہو یا حافظ صاحب ہوئے۔ جو بقول آپ کے ان تحریروں کو مانتے ہی نہیں۔ یہ حیرانی کی بات ہے کہ جو لوگ قادیان میں نہیں رہتے وہ بھی بقول ہمارے ہندوستانی مخالفین کے قادیانی کہلاتے ہیں۔ ہم تو اس سے بھی فال نیکو ہی لیتے ہیں۔ بلکہ دُہری فال۔ ایک تو یہ کہ جن احباب نے ہجرت نہیں کی۔ خدا تعالےٰ انھیں بھی کسی رنگ میں اس ثواب میں شامل کر دے۔ کم از کم قادیانی کہلانے تو لگے۔ گو کہنے والوں کی زبردستی ہی سہی۔

دُوم۔ ان لوگوں نے قادیانی کے یہ معنے بنا رکھے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مسیح و مہدی مانتے ہیں۔ حالانکہ بہت سے لوگ یہاں ایسے بھی ہیں جو ماننا کجا۔ ہمارے پکے مخالف ہیں۔ اچھا ہم اس سے بھی فال نیک ہی لیتے ہیں کہ کوئی وقت آوے گا کہ سب قادیان کے رہنے والے احمدی ہی ہوں گے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیر احمدیوں کا مہدی اور اہل دنیا کی بردباری

ہمارے بھائی جس مہدی کے منتظر ہیں۔ ہم ذیل میں اس کے متعلق کتاب حجج الکرامہ سے چند روایات درج کرتے ہیں کہ اس وقت مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ادام اللہ شرفہما اور قسطنطنیہ کا خصوصاً اور تمام دنیا کا عموماً کیا حال ہوگا چنانچہ صفحہ ۳۷۶ میں جہاں مہدی کے غائب ہونے کا بیان ہے۔ اسطرح لکھا ہے۔" اختفا۔ او کجال طائفہ با ظلم و مردم نزد او رسیدہ فراہم شوند و او بلا ایشاں برآید و اہل مکہ ہزیمت خورند۔ بعدہٗ در جبال مکہ غائب شود۔۔۔۔ در اشاعۃ گفتہ دریں سال خروج وے مردم حج کنند بلا امیر و چوں ہنگاں بطواف کردہ نزول بمنٰی کنند۔ بعض قبائل بر بعض شورش نمایند و باہم اقتتال کنند و حجاج غارت روند و خونہا بر جمرہ عقبہ بریزد و رواں شود۔"

اہل مکہ کی ہزیمت اور خونریزی تو سُن چکے اب اہل مدینہ کا ذکر بھی سُن لو۔" داین رفقاء او (مہدی) رہبان بیل و شیران نہار باشند۔ و جیش صاحب مدینہ بر سر ایشاں رسیدہ مقاتلہ کند وے ایشانرا ہزیمت دادہ تعاقب کناں تا مدینہ رسانند۔" ۲۔ قسطنطنیہ سو اس میں مہدی خونی کے وقت چھ لاکھ آدمی قتل کیا جائیگا دیکھو صفحہ ۳۷۹ "و قسطنطنیہ قریب او ست بروے چہار تکبیر برآرند۔ پس حائط او ساقط شود و شش لک کس را بقتل رسانند۔" اس شہر کے لڑکے عورتیں سب مہدی چھین لیگا۔" و ذراری را قسمت نمایند تا آنکہ در سہم یکمرد سہ صد زن دوشیزہ برسد۔ صفحہ ۳۷۶ ہمارے بھائی دوشیزہ عورتوں کے ملنے سے خوشی نہ منائیں۔ ذرہ اپنی حالت پر بھی غور کریں۔" و مقتلہ عظیمہ رود دہد کہ مانند شر دیدہ نشدہ تا آنکہ ہر طائر کہ از پہلوے ایشان بگذرد تجاوز نہ کند مُردہ بیفتد۔ و پسران یک پدر را شمار کنند کہ صد کس بُودند و باقی نماند مگر یک مرد۔ پس بہ قسمت میراث کنند و نہ بہ غنیمت شادماں شوند و پنجاہ زن را دراں ہنگام یک قیم باشد۔ صفحہ ۳۷۸ پچاس اپنی اور تین سو بیگانی ایک مرد کو اس قدر عورتیں سنبھالنا کس قدر مشکل ہے۔ اگر جواب دیا جاوے کہ وہ مرد فروخت کر دے گا کیونکہ اسی کتاب کے صفحہ ۳۷۲ میں ہے۔" و لشکر مہدی جنگ کند تا آنکہ فتح یابد و زناں ایشاں را اسیر کند و زن دوشیزہ را بہشت درم بفروشند۔" تو یہ جواب بھی ٹھیک نہیں۔ جب مخالفین مہدی کی پہلی عورتیں بھی چھینی جا رہی ہیں تو وہ اور کس طرح خرید سکتے ہیں بلکہ وہ تو اپنی سب جائداد کھو بیٹھینگے۔" فرود آید مہدی علیہ السلام در دست بروے اہل شام پارہ از زمین نگذارد۔ صفحہ ۳۷۸۔ مخالفان اسلام کے علاوہ وہ خونی مہدی اہل اسلام کو بھی اپنی تیغ بے دریغ سے ہلاک کرے گا۔" و فارس دشمن مسلماناں باشند۔ و مقاتلہ ایشاں با مہدی اگر مسلمان اند مثل مقاتلہ بعض اسلامیاں با بعض باشد۔ صفحہ ۳۷۶۔ اس سے ہمارے بھائیوں کا یہ دعوےٰ بھی باطل ہو گیا کہ مہدی" بخواند مردم را بسوے خدا بالشمشیر پس ہر کہ ابا کند کشتہ شود۔ صفحہ ۳۸۲۔ الغرض میں اپنے غیر احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کو ایسے مہدی کے آنے کا کیا فائدہ ہے جو اہل مکہ و مدینہ و قسطنطنیہ و شام و فارس وغیرہ کو آ کر ہی گرداسے اور اپنی دہری ویرانی کو سے کہ نہ مکہ نہ مدینہ کا۔ بلکہ بیت المقدس کا زیور بنائے۔" و لشکرے برہند دستان فرستد۔۔۔۔۔ و خزائن این کشور را زیور بیت المقدس سازند صفحہ ۳۷۴" اے خونی مہدی کے منتظرو۔ تم جو عرب سے باہر مہدی کا آنا تسلیم نہیں کرتے۔ بتاؤ تمہارے مہدی یا فرضی مسیح نے حرمین شریفین کو کونسا فائدہ پہنچایا تمہاری روایات کے مطابق تو نعوذ باللہ یہ دو متبرک مقام ویران ہو جائیں گے۔ مسجد نبوی اور منبر النبی کے وارث گرگ[1] اور لومڑیاں ہوں گی۔ پڑھو اپنی روایتوں کو۔" و مہاجرہ (مہدی) بیت المقدس ست۔ کما تقدم و مدینہ منورہ بعد ہجرت او بسوئے بیت المقدس ویران گردد جائے باشد و بوش و حوش شود۔ چنانکہ در حدیث آمدہ عمران بیت المقدس خراب یثرب است۔ کذا فی الاشاعۃ صفحہ ۳۵۸" صفحہ ۲۴۴ میں ہے۔ لا تقوم الساعۃ حتی یغلب علٰی مسجدی ھذا الکلاب والذیاب والضباع فیمر الرجل ببابہ فیرید ان یصلی فیہ فما یقدر علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی یعبی الثعلب فی بض علٰی منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یھیجہ احد پھر صفحہ ۲۴۵ میں اس ویرانی کا زمانہ بتایا۔" و اختلاف کردہ اند۔ در آنکہ ہدم کعبہ در زمان عیسےٰ علیہ السلام اتفاق افتد یا نزد قیام ساعت ۔۔۔۔۔۔ پس کعب گفتہ کہ در زمن عیسیٰ علیہ السلام باشد و کذا قال الحلیمی" بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بھائیوں کو اس مہدی کی شناخت بخشے۔ جو بموجب پیشگوئی۔" بیدار نہ کند مہدی نائم را و نہ ریزد خون را صفحہ ۳۶۳" امن اور صلح کے ساتھ آیا دلائل اور دعاؤں کے لشکر سے صلیب کو توڑا اور خنازیر کو قتل کیا۔ صلیب را بشکند و خوک را بکشد صفحہ ۳۶۳" ایمان اور حکمت کی دولت سے مومنوں کے دل بھر دیئے۔" در اشاعۃ گفتہ پُر کند مہدی دلہائے امت محمدیہ را بتونگری دائم منادی را کہ ندا کند ہر کہ او حاجت باشد در مال گو بیاید و بگیرد صفحہ ۳۶۳" گرگ خصلت اور روبہ سیرت انسان اس دولت سے محروم رہے اور مقدر تھا کہ ایسا ہو۔" و چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاء سنت و امانت بدعت فرماید۔ علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہا و اقتداء مشائخ و آباء خود باشد گویند ایں مرد خانہ بر انداز دین و ملت ماست۔ و

---

[1] ہم احمدی تو یہ نظارہ دیکھ رہے ہیں۔

و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وے کنند صد ۳۶۳" اگر اس مہدی کے ہاتھ میں گورنمنٹ انگلشیہ کی حکومت کی تلوار نہ ہوتی تو "فتوے میداد ند فقہا بقتل وے صد ۳۰۸" خواص اور امراء بھلا اس مہدی کو کیونکر مانتے" شادماں شوند بوے عامہ مسلمانان بیشتر از خواص ایشاں بیعت کنند اورا عارفاں خدا از اہل حقایق بشہود و کشف و تعریف الٰہی" جن کی نظریں عرب کی طرف ہیں وہ اس کے ساتھ کیوں کر ہوں" واین نقرہ باشند بر اقدام رجال از صحابہ صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ و ہمہ اعاجم باشند نیست در ایشاں عربی مگر کلام نہ کنند مگر در عربی ایشاں را حافظے نیست کہ از جنس ایشاں نیست و نگاہ عصیاں خدا نکردہ و وے اخص وزرائے و افضل منہائے او باشد صد ۳۸۲" یہ مہدی جس کا حلیہ ۔ و در روایت علی کرم اللہ وجہہ است کہ از انبوہ ریش و سرمگیں چشم .... و ابن عباس گفتہ مشروب الحمرت باشد... ... رنگ اور رنگ عربی ست و جسم او جسم اسرائیلی ۔ پیشانی کشادہ بینی دراز ... و لکنت در زبان او باشد صد ۳۶۰ ۔ کتابوں میں موجود ہے ۔ بحکم احادیث ۔ یخرج رجل من امتی یقول بسنتی ینزل اللہ عز و جل لہ القطر من السماء و تخرج الارض برکتہا الخ صد ۳۶۲ بعث اللہ رجلاً من امتی اسمہ اسمی الخ حتیٰ یبعث رجل من امتی او من اہل بیتی صد ۳۸۵ ۔ امت سے ظاہر ہوا ۔ اور آنجناب صلعم کے رایت اور قمیص اور بیعت کے ساتھ اس ملک میں ظاہر ہوا ۔ جو جناب رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اصل وطن تھا" و در مدح ہند ہمیں قدر بسند است کہ ہبوط آدم از بہشت اول بسرزمین وے بودہ و از آنجا اولادش منتشر گردید ...... و شک نیست کہ نور نبوت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اول در صلب آدم بود بعدہ در اصلاب آباء و ارحام امہات انتقال پذیر رفتہ تا آنکہ از عبد اللہ بن عبد المطلب در مکہ ظاہر گردید ۔ و نعم ما قیل ۔ کانت لآدم ارض الہند مہبطا ۔ و فیہ نور رسول اللہ مشمول من صلبہا مستبین" ان سیدنا ۔ مہند من سیوف اللہ مسلول ۔ گویا ہند اصل است و عرب فرع صد ۱۴۱" چونکہ یہ مہدی معہود و مسیح موعود ؑ اندہیرے میں آیا اسلئے عاقل ہی اس کو شناخت کر سکے "عن ابی جعفر قال یظہر المہدی بمکہ عند العشاء معہ رایۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و قمیصہ و سیفہ و علامات و نور و بیان فاذا صلی العشاء نادی باعلی صوتہ یقول اذکرکم اللہ ایہا الناس و مقامکم بین یدی ربکم فقد بعث الانبیاء و انزل الکتب و امرکم ان لا تشرکوا بہ شیئاً و ان تحافظوا علی طاعتہ و طاعۃ رسولہ و ان تحیوا ما احیی القرآن و تمیتوا ما امات و تکونوا اعوانا علی الہدی و وزراء علی التقویٰ فان الدنیا قد دنا فناءہا و زوالہا و اذنت بالانصرام عن اتباعہا و انی ادعوکم الی اللہ و الی رسولہ و العمل بکتابہ و اماتۃ الباطل و احیاء السنۃ الخ صد ۳۶۳ الخ"

بگیرد ایشاں را تاریکی کہ نہ بینند یکے از ایشاں در آں ظلمت کف دست خود را و فرود آید عیسیٰ بن مریم و دور گردد تاریکی از ابصار ایشاں ۔ گویند تو کیستی وے گوید منم بندۂ خدا و کلمۂ او عیسیٰ صد ۱۴۲ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسیح اندہیرے میں آئے گا ۔ کوئی اس کو اترتا نہیں دیکھیگا انجیل متی باب ۲۴ میں ہے ۔ لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور رات کے کونسے پہر آئے گا ۔ تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ ہونے دیتا اس لئے تم بھی طیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہو گا ابن آدم آجائے گا ۔"

پس ہمارے بھائیوں کو بجائے اس دعا کے کہ مکہ مدینہ ۔ قسطنطنیہ وغیرہ اہل اسلام سے خالی ہو کر مہدی یا مسیح خونی کی آمد کا نشان پڑیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں سے اس اندہیرے کو دور کرے ۔ جو روایات کے حقیقی معنے نہ سمجھنے کے سبب سے مہدی دوران و مسیح زمان کو شناخت نہیں کر سکے ۔ و ما علینا الا البلاغ ۔ (کرمداد)

ایک مباحثہ

دوالمیال ضلع جہلم میں آخر فروری کو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مباحثہ ہوا ۔ کسوف خسوف کے نشان پر تحصیل چکوال کے ایک پیر صاحب نے جو چند یوم سے یہاں وارد ہیں یہ اعتراض پیش کیا کہ حدیث میں پہلے سورج گرہن کا ذکر ہے نہ قمر کا ۔ اس کے ثبوت میں ابن ماجہ کے حاشیہ پر ایک حدیث لکھی ہوئی دکھائی جو دارقطنی کی تھی اور کاتب کی غلطی سے قمر کی جگہ شمس لکھا گیا ۔ عوام کالانعام معتقدان پیر صاحب اس اعتراض سے بڑے خوش ہوئے کہ ہمارے پیر صاحب نے مرزائیوں کی خوب خبر لی ۔ آیندہ یہ کسی سے بحث مباحثہ نہیں کرینگے جب پیر صاحب سے دریافت کیا گیا کہ جناب پھر فی اول لیل من رمضان کا کیا مطلب ہوا ۔ پہلے تو آپ لوگ مہدی کے ظاہر ہونے کا یہ نشان سمجھے ہوئے تھے ۔ کہ چاند کو پہلی رات گرہن لگیگا ۔ اب اس بات کے منتظر ہو کہ جب تک سورج کو رات کے وقت جو رمضان کی پہلی رات ہو گی ۔ گرہن نہ لگے تم کسی کو مہدی تسلیم نہیں کر سکتے ۔ اس کا جواب جاہلوں کے نزدیک تو پہلی رات کی طرح خدا کی قدرت ہی کافی سمجھا گیا ۔ مگر پیر صاحب نے فرمایا کہ ہم تمہارے کہنے سے اپنی کتابوں کو کیوں غلط کہیں ۔ شاید یہ مطلب ہو کہ اس پہلی رات کے گذرنے کے بعد دوسرے روز سورج کو گرہن لگے یہ ہیں ہمارے مولوی صاحبان جو مخلوق خدا کو اس طرح سے دہوکے دیکر گمراہ کر رہے ہیں اور یہ ہیں ہمارے بھولے بھالے بھائی جو ایسے واعظوں کی جیبوں میں اپنا مال تباہ کر رہے ہیں ۔ اور کوئی ان کو منبر سے اٹھاتا نہیں ۔

لا تقوم الساعۃ حتیٰ یجئ الثعلب فیبیض علی منبر النبی صلعم فلا ینہضہ احد

(کرمداد)

نکتۂ معرفت

نبوت اور رسالت ایک ایسی ناپیدا و قیمتی نعمت ہے جس کا میسر ہونا اور ملنا لوگوں کو ہزاروں نہیں تو سینکڑوں ہی برس کے بعد نصیب ہوتا رہا ہے اور تکمیل رسالت و نبوت یعنی خاتم النبیین کے بعد بھی دین کی حفاظت کے لئے کم از کم ہر صدی کے سر پر خلفاء اور مجددین آتے رہے اب چودہویں صدی پر مجدد اعظم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود ؑ تشریف لائے چاہیئے تو یہ تھا کہ ان کے وجود با جود کے نمونہ اور اسوہ سے استدلال کر کے انبیائے سلف پر بھی ایمان تازہ کر لیتے مگر برخلاف اس کے انکار کرنے سے تو ایک طرح پچھلوں پر ایمان لانے کے امتحان میں بھی فیل سمجھے جا سکتے ہیں ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ تم لوگوں نے مرزا صاحب میں کونسی کرامت اور معجزات دیکھ کر مانا ہے ۔ میں نے کہا کہ ہم لوگوں کو تو ماننے اور ایمان لانے کی کچھ عادت سی پڑی ہوئی ہے ہزاروں لاکھوں انبیاء اور اولیاء کو ہم نے بغیر چون و چرا صرف سنی سنائی باتوں پر قبول و منظور کر لینے کو باعث فخر و موجب عزت سمجھ رکھا ہے ۔ مرزا صاحب کے تو ہزاروں نشان ہماری آنکھوں کے سامنے پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں ان سے بھلا انکار ہو سکتا ہے سچ پوچھو تو ان کے دیکھنے سے تو پچھلوں پر بھی ایمان تازہ ہو گیا ہے اور علم الیقین سے

ایک طالبعلم اسلام کیخدمت کیسے کرسکتا ہے

گذشتہ سے پیوستہ

دوسری خدمت دعا سے

دوسرا کام جو ہم طالبعلم ہونے کی حالت میں کرسکتے ہیں وہ بہت ہی آسان ہے اور اُس میں نہایت ہی مزہ ہے ۔ وہ کیا ہے؟ وہ ہماری دعا ہے ۔ اگر سچ مچ ہم اور کسی طرح سے خدمت نہیں کر سکتے تو کم سے کم اپنے اسلام کی ترقی کے لئے دعا ہی کیا کریں ۔ ہم اپنی پانچ وقتی نمازوں میں اور رات کے آخری حصہ میں اسلام کے لئے اور اُن لوگوں کے لئے جو کہ اسلام کے کام میں دن رات مصروف ہیں دعائیں مانگیں کہ خدا تو اُن کے درخت میں میٹھا پھل لگا ۔ اور اُن کو بھی کامیابی عطا کر کیونکہ اگر اُن کو اپنی مشن میں کامیابی ہوتی ہے تو وہ اسلام کو ہوتی ہے ۔ اور اگر آپ اُن کی مدد میں تو زور دعائیں کرتے ہیں تو آپ اسلام کو مدد پہنچاتے ہیں ۔ ہمکو خوب معلوم ہے کہ ہمارے خواجہ کمال الدین صاحب کس تکلیف سے کس محنت سے اور کس سرگرمی سے اسلام کی خدمت کے لئے لنڈن میں مصروف ہیں وہاں نہ اُن کا کوئی ساتھی ہے نہ کوئی ہمدرد اور نہ کوئی مددگار ہے ۔ پھر ہم اُن کی ہمت کو دیکھیں کہ اپنے بچوں کو چھوڑ کر کتنے دور فاصلہ پر جا بیٹھے ہیں اور اپنے مال سے اپنی جان سے اور اپنی قابلیت سے اسلام کی کیسی خدمت کررہے ہیں ۔ اب کیا ہم طالبعلموں کا یہ فرض نہیں ہے کہ ہم خدا سے اُن کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں کیا کریں ۔ اور اگر ہماری دعائیں قبول ہوگئیں تو حقیقت میں ہم نے اسلام کی خدمت کی کیونکہ اُن کی غرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ اسلام کی خوبیاں لوگوں تک پہنچائیں اور اُن کو اسلام کیطرف دعوت دیں ۔

تیسری خدمت مال سے

اب تیسرا کام جس کے کرنے میں بہت سے لوگ عذر پیش کیا کرتے ہیں اور ہر طرح سے اپنی کمزوری دکھلانا چاہتے ہیں اور جس کو جو کچھ ابھی اوپر بیان کیا گیا ہے اُس سے بہت تعلق ہے وہ ہماری مالی مدد ہے اُن لوگوں کے لئے جو کہ اسلام کی خدمت میں جان توڑ کوشش کررہے ہیں ۔ ابھی جناب خواجہ صاحب کا نام لیا گیا ہے ایسے خدا کے فضل و کرم سے ہم اپنی جماعت میں پلتے ہیں بہت سے ہم میں ایسے ہیں جو کہ اخبار اور رسالے کے ایڈیٹر ہیں جن کے کالم کے کالم صرف اسلام کی مدد میں لکھے جاتے ہیں ۔ ہم میں ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو کہ ایسی کتابیں تالیف کرتے رہتے ہیں جن سے اسلام کی عظمت دُنیا پر ظاہر ہوتی رہتی ہے اور اسی طرح سے ہمارا ایک سکول ہے جس کے وجود سے بہت سے لڑکے قادیان میں تعلیم کی غرض سے جاتے ہیں اور وہاں کی پاک صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُن کے دماغوں میں اسلامی جوش اور اُن کے دلوں میں اسلامی ہمدردی اور قرآن کریم کی سچی محبت پیدا ہوجاتی ہے ۔ اب غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مال سے ہم ان سب کی مدد کریں تو دوسرے لفظوں میں ہم اسلام کی مدد کرتے ہیں لیکن ایسی مدد میں ہم بہت سست ہیں ۔ اور بہت کچھ عذر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں مگر تعجب تو یہ ہے کہ اگر ہم میں کوئی ایسا کام کرے جس سے اسلام کی عظمت معلوم ہو تو ہم مارے خوشی کے اچھل پڑتے ہیں گویا کہ ہم کو ہی کامیابی ہوئی ہے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کیوں خوشی مناتے ہیں جبکہ ہم خود کوئی مدد نہیں کرتے ہمکو تو اُس وقت خوش ہونا چاہیئے جبکہ ہمارا بھی اُس کام میں حصہ ہو پھر تو صاف بات ہے کہ اگر ہم کسی کی کسی کام میں مدد کرتے ہیں اور وہ اپنی غرض میں کامیاب ہوجاتا ہے تو ہمکو بھی خوشی ہوتی ہے کیونکہ ہم نے بھی اُس کی کوشش میں حصہ پالیا اسیطرح اگر ہمارے لیڈر کسی اسلام کے کام میں کامیابی حاصل کرتے ہیں اور اُس میں ہماری کچھ مدد نہیں تو ہمکو خوشی منانے کا کوئی حق نہیں اور اگر ہماری کچھ بھی مدد ہے تو ہمیں دلی خوشی منانی چاہیئے کیونکہ ہم نے بھی اسلام کی خدمت میں حصہ لیا ۔

کس قدر مال سے ہم مدد کریں؟

لیکن اب سوال یہ ہوتا ہے کہ ہم کس قدر مال سے اُن کی مدد کریں؟ اس کا جواب بہت ہی آسان ہے کہ ہم مال سے کچھ ایسا حصہ خرچ کریں جس سے ہمیں بھی کچھ تکلیف ہو کیونکہ خدا تو تکرار کے ساتھ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ تم مال و جان سے خدا کے راستہ میں جہاد کرو جیسے کہ وہ کہتا ہے :-

الذین آمنوا و ھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم و انفسھم اعظم درجۃ عند اللہ و اولئک ھم الفائزون"

قرآن شریف کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی آئتیں اکثر جگہ پائی جاتی ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمکو مالی مدد کرنی چاہیئے جس سے کہ ہمارے نفس کو بھی تکلیف پہنچے لیکن پھر کہا جاسکتا ہے کہ خدا تو مال و جان کے ساتھ جہاد کرنے کو کہتا ہے اور جب ہم جہاد نہیں کرتے تو ہم مالی مدد کیسے کریں لیکن جاننا چاہیئے کہ تلواروں کے ساتھ جہاد کی اب ضرورت نہیں رہی کیونکہ نہ تو خدا کے ارکان کو بجالانے میں آجکل روک ہے اور نہ جان جانے کا خوف ہے ۔ اس امن میں تو جہاد ہو ہی نہیں سکتا ۔ جیسے کہ ہمارے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

اب تم پہ کوئی جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیونکہ { فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ { یضع الحرب
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا } بخاری

لیکن اگرچہ تلواروں کے ساتھ جہاد کرنا ناممکن ہے گرچہ ہم لڑائیوں میں اپنا گھوڑا دوڑا نہیں سکتے مگر ہم تقریری اور تحریری جہاد کرسکتے ہیں ۔ ہم اپنے

قائم کیا گھوڑا دوڑا سکتے ہیں اور ہم اپنے زبان کے گھوڑے کو کام میں لا سکتے ہیں۔ گرچہ ہم لڑائیوں کے سامان کے مہیا کرنے میں اپنا مال خرچ نہیں کرسکتے تو اتنا تو ضرور کرسکتے ہیں کہ اپنے مال سے اُن لوگوں کی مدد کریں جو کہ مخالفان اسلام کو اپنے تحریر سے اور اپنی تقریر سے نیست و نابود کر رہے ہیں۔ یعنی اُن مخالفوں کا جو کہ اسلام کو پھولنے اور بڑھنے نہیں دیتے اور ہر موقعہ پر اسلام کے خلاف اپنا جال پھیلاتے ہیں وہ اُن کے سخت مقابلے کرتے اور اُن کے خیال کی بھی سخت تردید کرتے ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ ہم مال سے بھی اسلام کی خدمت کرسکتے ہیں۔

ہم تقریری یا تحریری جہاد کیسے کرسکتے ہیں

لیکن ہم خود تحریری یا تقریری جہاد کیسے کرسکتے ہیں اس کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ ہم لوگوں کو چاہیئے کہ اُن لوگوں کو جو کہ اسلام پر بیجا نکتہ چینیاں کرتے رہتے ہیں اور ہنسی اور ٹھٹھا کرتے رہتے ہیں ہم کافی جواب دینے کے قابل ہوسکیں چاہے یہ جواب تحریری ہو یا تقریری

چوتھی خدمت اپنی تحریر یا تقریر سے

اس لئے چوتھا کام جو کہ طالبعلمی کی حالت میں ہم کو کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی تحریر یا تقریر میں ترقی کرنے کی کوشش کریں لیکن یہ خود بخود نہیں ہوسکتا اس کے لئے خدا کی مدد کی ضرورت ہے۔ یعنی ہماری دعاؤں کی نہایت ضرورت ہے اور اس کے بعد مصالحہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ ہمارے قرآن کریم میں کافی طور سے موجود ہے۔ اور جسکو ہمارے حضرت مسیح موعود نے خوب صاف طور پر اور خوب کھول کھول کر اپنی کتابوں میں درج کر دیا ہے۔ اور اسطرح سے اپنا فرض ادا کر گئے ہیں اب ہمارا کام ہے کہ ہم اُٹھیں اور کمر کو باندھیں اور اُن کی کتابوں کا مطالعہ کریں اور اُن پر غور و فکر کریں اس کے لئے ضرورت ہے کہ ہم اپنے گھروں میں اُن کتابوں کی لائبریری بنائیں۔ دکھلانے کی غرض سے نہیں بلکہ ہم اُن کو اپنی غذا بنائیں۔ اور کالج کے کاموں سے فرصت پاکر بجائے اس کے ہم بیجا شغلوں میں اپنی شیخی اور بڑائی دکھلاکر اور دوسروں کا عیب نکالنے کی کوشش کرکے اپنا وقت گذاریں ہم ان کتابوں کو پڑھیں اور غور و فکر سے کام لیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن شریف پر ہم غور کریں اور اس طرح اُس کی عظمت ظاہر کرکے اسلام کی خدمت کریں۔

پانچویں خدمت

اس کے بعد میں اُس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس کو کہ ہمارے مہربان شیخ تیمور صاحب نے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر قادیان میں اپنے لیکچر میں لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جس کو یہاں بھی ہم لوگوں کے سامنے ایک مرتبہ سے زیادہ بیان فرما چکے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم اپنا کورس اختیار کریں جس کی مدد سے ہم قرآن کریم کی باتیں اور اصولوں کو سچا اور مفید ظاہر کرسکیں ہمکو اس کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیئے کہ ہم ایسے مضمون کو پڑھیں اور سمجھیں اور اُن کی حقیقت کو پہنچیں جن کی مدد سے ہمارے اسلام پر غیر مذہب کے لوگ حملہ کرتے ہیں۔ چونکہ ہم اُن مضمونوں کو نہیں پڑھتے ہیں ہماری بے علمی ہوتی ہے اور اس لئے جو وہ کہتے ہیں ہم کو قبول کرنا پڑتا ہے اب ہم کو چاہیئے کہ ہم اُنکو خوب غور سے پڑھیں اور اُن کو بتائیں کہ جس چیز سے تم ہمارا مقابلہ کرنا چاہتے ہوں ہم اُسی چیز سے تمہاری تردید کرنے کے لئے طیار ہیں۔ لیکن پھر ایسا کام جو کہ طالبعلمی کے زمانہ کے بعد عمل میں اچھی طرح لایا جاسکتا ہے۔ مگر اس کی طیاری اسی زمانہ سے ہونی ضروری ہے۔ اس لئے اگرچہ ہم بظاہر طالبعلمی کے زمانہ میں کوئی اسلام کی خدمت نہیں کرتے لیکن حقیقت میں اگر غور سے دیکھا جائے تو ہماری خدمت اسی وقت سے شروع ہوجاتی ہے کیونکہ اگر ہم اس زمانہ میں اچھی طرح طیار نہ ہوں تو آگے چلکر کچھ نہیں کرسکتے۔ یہ اس اعتراض کا جواب ہے جو کہ شروع میں پیش کیا گیا تھا کہ تم تو کچھ ایسی باتیں بتا رہے ہو کہ جو ہم طالبعلمی کی حالت میں نہیں کرسکتے۔ ہم نے مانا کہ ہم اس وقت ہندوستان سے باہر نہیں جاسکتے لیکن طالبعلمی کے زمانہ کے بعد ہم ایسا کرسکتے ہیں اور چونکہ اس کی طیاری اسی زمانہ میں شروع ہونی ضروری ہے اس لئے ہماری خدمت بھی اسی وقت سے شروع ہوگئی۔

انما الاعمال بالنیات

پھر چند ذرائع ہیں جو کہ اوپر بیان کردیئے گئے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے وقتاً فوقتاً نصائح کے اندر آجاتے ہیں جو کہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

"نیک نمونہ بنو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے استغفار۔ لاحول۔ الحمد۔ اور درود کو بہت توجہ سے پڑھو۔ متکبر۔ منافق کنجوس۔ غافل۔ بے وجہ لڑنے والے۔ کم ہمت مذہب کو لہو و لعب سمجھنے والے اور بیباک لوگوں سے تعلق نہ رکھو۔ اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے اور اپنے بڑوں کے ادب بجا لانے میں غافل نہ رہو۔ اور اپنے برابر والوں کی مدارات بقدر امکان کرو۔ والدین اور اپنے افسروں کے راضی رکھنے کی کوشش کرو جہانتک دین اجازت دیوے۔ انگریزی اور عربی بولنے کی مشق کرو اور عادت ڈالو۔ ہر کام احتیاط اور عاقبت اندیشی سے کرو۔ جو کام ہو صرف اللہ کے لئے ہو کھانا ہو یا پینا سوتا ہو یا جاگتا اُٹھنا ہو یا بیٹھنا دوستی ہو یا دشمنی ہر ایک مشکل میں دعا سے کام لو۔

پھر جاذب ہو اور جماعت ہو کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ اس سے ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر"
نماز مومن کا معراج ہے تمام عبادتوں کی جامع ہے۔ کبھی اس میں غفلت نہ ہو بے بس اور بے کس لوگوں کے ساتھ سلوک کرو۔

اب میں نے اس مضمون کے متعلق اپنے خیالات کو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے سو آپ کا فرض ہے کہ اگر ان میں کوئی غلطی ہو تو دوستانہ طور پر درست کر دیں اگر کوئی ایسی بات پائی جائے جو عمل کرنے کے قابل ہو تو میری صرف یہ گذارش ہے کہ ہمکو چاہیے کہ اس کو دستورالعمل بنانے کی کوشش کریں۔ اور جہانتک ممکن ہو سکے خدا کی درگاہ میں دعا کریں کہ خدا ہمکو عمل کرنے کی توفیق دیکر اسلام کی خدمت کرنے کا موقعہ عطا کرے * اور اپنے پاک بندوں میں شامل کرے اس وقت میری بھی یہی دعا ہے اور اگر یہ درد دل سے ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور سُنیگا اور قبول کریگا اور ہمکو سچے معنوں میں "احمدی" کہلانے کا مستحق بنائیگا آمین یارب العالمین
اخیر میں پھر میری عرض ہے کہ مضمون پڑھنے کے سلسلہ کو بہت چُستی کے ساتھ جاری رکھنا چاہیئے اور ہم میں ہر ایک بھائی اس مفید کام میں حصہ لے۔
(خاکسار محمد عیسیٰ علیگڑھ کالج)

مسلمانان ہند کی تعلیم کیطرف گورنمنٹ برطانیہ کی توجہ

ہم نہایت خوشی کے ساتھ اپنے اخبار میں اس مراسلہ کا ترجمہ درج کرتے ہیں جو حال میں مسٹر ایچ شارپ جائنٹ سکرٹری آف انڈیا نے لوکل گورنمنٹوں کے نام جاری فرمایا ہے۔ اور نیز نواب وائسرائے بہادر کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی کریمانہ نظر نے مسلمانوں کی تعلیمی پستی اور بےبسی کو ملاحظہ فرما کر اُس کے تدارک کی ایک سبیل نکالدی ہے (ایڈیٹر)
"جناب من مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کے مسئلہ کی نسبت آپ کو تحریر کروں جیسا کہ گورنمنٹ ہند کے رزولیوشن نمبر ۲۰۱ سی ڈی مورخہ ۲۱- فروری ۱۹۱۳ء کے فقرہ نمبر ۵۷ میں بیان کیا گیا ہے۔ مدارس میں سالہائے سال کے اندر مسلمانوں کی تعداد نمایاں رہی ہے اور ابتدائی تعلیم کے معاملہ میں اس جماعت نے اپنی ترقی کو بحال رکھا ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں ان کی تعداد ان کی آبادی کی نسبت سے اب بھی بہت کم ہے۔ گورنمنٹ ہند دل خواہاں ہے کہ اس پس اُفتادہ جماعت کی تعلیم میں تمام مناسب آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔ اور گورنمنٹ موصوف اس ہو کر پر یہ پتانا چاہتی ہے کہ اس کی رائے میں کن کن پہلوؤں سے تحقیقات امد خاص کارروائی مفید ہوگی *

(۲) ابتدائی تعلیم مسلمانوں کی تعلیم کے راستہ میں ایک خاص رکاوٹ زبان کی دشواری ہے وہ اُردو کو لنگوافرنیکا سمجھتے ہیں اور اکثر عربی اور فارسی کی واقفیت بھی ضروری سمجھی جاتی ہے جب کسی دیسی زبان کے ساتھ اُن میں سے ایک یا زیادہ زبانوں کی تعلیم حاصل کی جاتی ہے تو مسلمان طلباء کو سخت دشواری پیش آتی ہے کچھ دشواریاں مذہبی قسم کی ہیں باقاعدہ دنیوی تعلیم سے پیشتر قرآن کی تعلیم بھی اکثر ضروری سمجھی جاتی ہے اور اسطرح اسکول کی باقاعدہ تعلیم بہ نسبت دوسری قوموں کے مسلمانوں میں دیر سے شروع ہوتی ہے۔ ورنیکولر مدارس میں جو درسی کتب استعمال ہوتی ہیں وہ بعض اوقات مسلمانوں کو ناپسند ہوتی ہیں بعض صورتوں میں اُن مشکلات کا انسداد خاص طور پر اس طرح کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے لئے خاص مدارس قائم کئے گئے ہیں دیہ مدارس عام طور پر دیسی مدارس یا مکاتب کے نمونے کے ہوتے ہیں جن میں دنیوی تعلیم کا کورس اضافہ کیا جاتا ہے) گورنمنٹ آف انڈیا کا خیال ہے کہ اس طریقہ کی توسیع کے حق میں بہت بڑی کثرت رائے ہے یہ خیال کرنے کی وجہ موجود ہے کہ مسلمانوں کے مذہب زبان اور روایات کی حفاظت کا مقصد حسب ضرورت درسی کتابوں میں ترمیم کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ ایسے بھی علاقے ہیں جہاں مسلمانوں نے اردو کا استعمال قطعاً ترک کر دیا ہے لہذا ہر صوبہ میں (حتیٰ کہ ایک حصہ صوبہ کی نسبت) کوئی عام اصول اختیار کرنا ناممکن ہے البتہ مندرجہ ذیل عام تجاویز پر فائدہ کے ساتھ غور کیا جا سکتا ہے (اول) ایسے مکاتب کی توسیع جو مسلمانوں کے حسب مرضی دنیوی کورس کی تعلیم دیں اور جہاں ضرورت ہو سادہ اُردو کی اور قرآن کی تعلیم کی بھی ممانعت نہ ہو۔ (دوسرے) جہاں کہیں عام کاروبار میں اردو مستعمل ہے۔ وہاں اردو کی تعلیم کیلئے آسانیاں بہم پہنچانا (سوم) نیم دنیوی مکاتب کیلئے خاص درسی کتب کا مرتب کیا جانا (چہارم) جن علاقوں میں مسلمانوں کی تعلیم زیادہ ہے وہاں کے مکاتب کی درسی کتب میں ایسے قصوں کا شامل کیا جانا جو مسلمانوں کیلئے غیر مطبوع نہیں ہیں اور کچھ ایسے مضمونوں کا بھی شامل کیا جانا جو اُن کے لئے خاص طور پر دلچسپی کا باعث ہوں لیکن اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ ہندو مذہب کے روایتی قصے خارج کئے جائیں۔ اسلامی یا ہندوؤں کے قصوں سے کتابوں کو خالی رکھنا اُن کی قدر و قیمت و دلچسپی سے اُن کو عاری کر دیگا اور ان دونوں کے شامل ہونے سے وہ شکایات رفع ہو جائینگی جو بعض اوقات اس باب میں مسلمانوں کی طرف سے پیش کیجاتی ہیں (پنجم) جہاں کہیں ممکن ہو مسلمان اُستادوں کا بہم پہنچایا جانا (ششم) مسلمانوں کے لئے ایک جدا انسپکٹنگ ایجنسی کا قائم کیا جانا۔

(۳) ثانوی اور کالجی تعلیم - مسلمانوں میں جن اسباب سے ثانوی تعلیم کی ترویج میں رکاوٹ پیدا ہوئی ہے وہ ان کا افلاس۔ زبان کا اختلاف مذہبی تعلیم کا مطالبہ اور تعلیمی انسٹٹیوشنوں کی انتظامیہ جماعتوں میں مسلمانوں کی قائم مقامی کا نہ ہونا ہے پہلی مشکل کا مقابلہ بڑی حد تک سرکاری وظائف اور اوقاف کے ذریعہ سے کیا گیا ہے یہ عقدہ خاص کر

116

لوکل گورنمنٹوں اور خود مسلمانوں کے حل کرنے کا ہے میں صرف یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ملک کے ان حصوں میں (جہاں صنعتی اور حرفتی تعلیم گاہوں میں مسلمان کم داخل ہوتے ہیں یہ دیکھا گیا ہے کہ سرکاری صنعتی وظائف کے لئے بہت تھوڑے مسلمان انتخاب کئے گئے ہیں) یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وظائف وغیرہ کی شکل میں خاص آسانیاں بہم پہنچائی جائیں امر دوم کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب مسلمانوں کو انگریزی زبان کسی ایسی دیسی زبان کے ذریعہ سے حاصل کرنی ہوتی ہے جس سے وہ کم واقف ہوتے ہیں تو اُن کو خاص طور پر مشکل پیش آتی ہے خاص مدارس یا کلاسیں اس دشواری کے دور کرنے میں خاص طور پر مدد دیتی ہیں۔ مذہبی تعلیم کے مطالبہ کا انصرام سرکاری مدارس کے ساتھ پرائیوٹ انتظام کے ہوسٹلوں کے قائم کرنے سے ہو سکتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ملک کے بعض حصوں میں ثانوی مدارس کا جو حصہ ہندو جماعتوں کے زیر انتظام ہے اور حال میں یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ کلکتہ کے معمولی سو ممبروں میں سے صرف چھ مسلمان تھے یہ مسلمانوں کے خاص مدرسوں اور کالجوں کے قائم ہونے میں ان معاملات میں سہولت پیدا ہو جائیگی۔ لیکن یہ ایک ایسی تدبیر ہے جو مالی وجوہ سے عام طور پر اختیار نہیں کی جا سکتی اور جہاں کہیں یہ ممکن العمل نہیں ہے وہاں ایسی تعلیم گاہوں میں (جن میں بوجہ اُن کی شہرت کے طالب علم کثرت سے داخل ہوتے ہیں) مسلمانوں کے لئے جگہوں کی ایک خاص تعداد محفوظ کرنے سے اور اُن کی جماعت کے حقوق دوسرے طریقوں سے محفوظ کرنے سے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے ایک مزید مشکل جو بعض اوقات پیدا ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک نیم دینوی تعلیم کے مکتب کو ایک اعلیٰ تر درجہ کی تعلیم گاہ بنایا جائے۔ لیکن یہ انتظام خود مختلف صوبوں کے کرنیکا ہے۔ اور کالجی تعلیم کے متعلق جو تجاویز عملی فائدہ کی گورنمنٹ ہند کے خیال میں ہیں وہ یہ ہیں:۔

(اول) مسلمانوں کی موجودہ تعلیم گاہوں کو ترقی دینا جیسے کلکتہ کا مدرسہ اسلامیہ کالج لاہور اور اسلامیہ مدارس

(دوم) جداگانہ اسلامی تعلیم گاہوں کا قائم کرنا ایسے مقامات پر جہاں عمدگی ماڈسیمیں میں نقصان واقع ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور غیر واجبی اخراجات کے بغیر ایسا کیا جا سکے

(سوم) اگر یہ ممکن ہو (اور اندیشہ ہے کہ یہ بہت کم ہوگا) تو اسکول کے اسٹاف میں ایسے ایک اُستاد کا یا متعدد اُستادوں کا اضافہ جو اردو کے ذریعہ سے کلاسوں کو انگریزی کی تعلیم دے سکیں یا مسلمان طالبعلموں کو ایسے مقامات پر خاص طور پر مدد دیا جانا جہاں انگریزی تعلیم یا عام مقاصد کے لئے کسی دوسری زبان سے واقفیت حاصل کرنا مناسب ہو۔

(چہارم) مذہبی تعلیم کے اہتمام کے ساتھ پرائیوٹ انتظام میں اسلامی ہوسٹلوں کا قائم کرنا

(پنجم) گورنمنٹ انسٹیٹیوشنز اور ایڈڈ انسٹیٹیوشنز کی انتظامی جماعت کی کمیٹیوں میں جہاں کہیں ایسی کمیٹیاں قائم ہوں۔ مسلمانوں کی ایک مناسب تعداد مقرر کرنا۔

(ششم) مسلمان اُستادوں اور انسپکٹروں کا مہیا کرنا

(۴) میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ کہ آیا سرکاری ہوسٹلوں میں خاص مسلمانوں کے خرچ سے مذہبی تعلیم کی اجازت ہو سکتی ہے یا نہیں اور اگر ہو سکتی ہے تو کن شرائط کے ساتھ! یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر آسانی کیساتھ مذہبی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کے متعلق مراسلات میں زیادہ بحث ہو سکتی ہے جس کی خواہش میرے مراسلہ نمبری ۱۲۵۷ - ۱۲۶۴ - مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۲ء میں کی گئی ہے (یا اگر اس کا جواب دیا جا چکا ہو تو جدا مراسلہ کے ذریعہ سے

(۵) گورنمنٹ آف انڈیا یہ بھی پسند کرے گی کہ لوکل گورنمنٹیں اسپر غور کریں کہ آیا تعلیم کے مختلف مدارج میں غریب مسلمانوں کے لئے وظائف کے لئے مزید انتظام کی ضرورت ہے یا نہیں

(۶) زنانہ مدارس۔ مسلمانوں کی تعلیم کا کوئی طریقہ مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ لڑکیوں کی تعلیم کا بھی بندوبست نہ کیا جائے۔ اس قسم کی تعلیم میں خاص مشکلات ملک کے بعض حصوں میں حائل ہیں اور غالباً ہر جگہ پردہ کا سخت انتظام کرنا ضروری ہوگا تمام اصول جن پر گورنمنٹ آف انڈیا کی رائے میں عورتوں کی تعلیم کے متعلق کاربند ہونا چاہیئے وہ وہ ہیں جن کی تفصیل رزولیوشن نمبر ۳۰۱ سی - ڈی مورخہ ۲۱ - فروری ۱۹۱۳ء کے پیراگراف ۱۶ - ۱۸ میں کی جا چکی ہے

۷۔ ان عام بیانات کے بعد میں اس کل مسئلہ کو لوکل گورنمنٹوں کی عمیق توجہ کے لئے اس تجویز کے ساتھ سپرد کرتا ہوں کہ ان پر سفارش کرنے کے لئے کمیٹیاں قائم کی جائیں جن عام نتائج پر لوکل گورنمنٹیں پہنچیں اُن سے مناسب وقت پر مطلع ہو کر گورنمنٹ آف انڈیا مسرور ہوگی گورنمنٹ آف انڈیا کو امپریل نقطہ خیال سے اس مسئلہ سے بہت دلچسپی ہے اور اسے یہ معلوم کر کے مسرت ہوگی کہ امپریل ریونیو سے کس قسم کی مالی امداد درکار ہے۔

مزید براں صاحب وزیر ہند نے حال میں تجویز کیا ہے کہ سررشتہ ہائے تعلیم کی سالانہ رپورٹوں میں اگر ہندو و مسلمانوں کی تعلیم سے جدا جدا بحث کی جائے تو یہ خالی از افادہ نہ ہوگا۔ اس بحث سے جہانتک مسلمانوں کا تعلق ہے اس میں تعلیم کی مختلف شاخوں اور درجوں میں ان کی ترقی کا حال بھی خاص طور پر بتایا جا سکتا ہے۔ احاطہ مدراس سے مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق جو بطور ضمیمہ نقشہ شائع ہوئے ہیں اُن کی جانب خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔

رسید زر

۱۵ - مئی ۱۹۱۳ء

منشی نواب خانصاحب نمبر ۲۱۴۲ ۳۱ عمہ

۱۷ - مئی ۱۹۱۳ء

خواجہ کرم داد صاحب نمبر ۲۱۵۶ عہ

۱۹ - مئی ۱۹۱۳ء

منشی محمد بخش صاحب افریقہ نمبر ۲۴۴ عللعہ

(باقی آئندہ)

لکھنؤ میں مذہبی چرچا

مخفی نہ رہے کہ ان دنوں لکھنؤ میں عیسائیوں کا بڑا زور ہے گنیش گنج جو کہ متصل محلہ بشیرت گنج کے واقعہ ہے مشن اسکول میں ہر ہفتہ کے دن ۷ بجے شام سے ۱۱ بجے شب تک مذہبی تقریر رہتی ہے۔ عام اجازت ہے جس کا جی جس ہیچ سے چاہے گفتگو کرے۔ اور پادری جوالا سنگھ صاحب اس کے سکرٹری ہیں ان کی طرف سے ایک اشتہار زرد رنگ کے کاغذ پر جاری ہوا ہے۔ جس میں یہ مضمون درج ہے کہ ہر مذہب اور ملت کے انسان گنیش گنج مشن اسکول میں جمع ہوا کریں۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ میں کئی ایک احمدی احباب ہماری طرف سے شامل جلسہ ہوئے تھے اور پادری جوالا سنگھ صاحب نے نہایت شوق کے ساتھ اس بات کی خواہش اور تمنا ظاہر کی تھی کہ قرآن کی تعلیم کے موافق آپ خدا تعالیٰ کی تعریف تقریری اور تحریری پیش کریں۔ پھر ہم بھی انجیل کی رُو سے خداوند کی تعریف پیش کریں گے۔ پادری جوالا سنگھ صاحب نے آریہ سماج والوں سے بھی مخاطب ہو کر کہا کہ آپ صاحبان بھی وید کی رُو سے ایشور کی تعریف اور اس کی عظمت بیان کریں۔ ان میں سے تو کوئی بھی کھڑا نہ ہوا مگر ہم میں چند غلام اور خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھڑے ہو گئے اور اقرار کیا کہ آیندہ ہفتہ میں انشاء اللہ واحد مطلق کی شان ہم اس باری تعالےٰ کے عاجز بندے اسی ذات کی مدد سے پیش کرینگے۔ چنانچہ ہفتہ کے دن ۱۷ مئی مجاریہ کو مشن ہال میں جہاں کہ تین سو کے قریب آدمی جوان اور بڈھے ہر مذہب اور ملت کے موجود تھے ان کے سامنے مضمون توحید باری تعالےٰ اخویم منشی خیر الدین صاحب احمدی نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا۔ سب کے جی شوق کے ساتھ لگے ہوئے سن رہے تھے۔ پھر جب مضمون توحید باری تعالےٰ آخر ہو چکا تو جوالا سنگھ پادری صاحب نے حاضرین مجلس کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ جس کسی کو اس مضمون پر جو کہ آپ صاحبان نے بخوبی سنا اعتراض کرنا ہے کرے۔ کیونکہ یہ صاحبان فرقہ احمدیہ کے ہیں مگر کیا آریہ اور کیا شیعہ اور کیا عیسائی سب چپکے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہے اور کوئی بھی نہ اوٹھا اور نہ پادری جوالا سنگھ صاحب ہی نے انجیل کا خدا بموجب اپنے اقرار پیش کیا۔ بجائے اس کے کھڑے ہو کر بیان بھی کیا تو یہ کہا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہر ہفتہ کے دن یہاں آپ صاحبان تشریف لایا کریں اور محبت کے ساتھ ہماری باتیں سُنیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سُن کر پھر مرزا احسام الدین صاحب احمدی نے صدر مقام پر کھڑے ہو کر اور قل ھو اللّٰہ احد پڑھ کر تمام سامعین کو اپنی باتیں سُنائیں کہ حضرت مسیح انجیل مروجہ کی رُو سے نبی بھی نہ تھے۔ خدا کیسے ہو سکتے ہیں بلکہ وہ ایک مجدد کی صورت میں تھے۔ اور وہ صلیب پر بھی نہ مرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکی دُعا قبول فرمائی تھی۔ کہ جو اس نبی اللہ نے اپنے سرجن ہار اور پروردگار سے رو رو کر اور بلک بلک کر مانگی تھی وہ دُعا کیا تھی۔ یہ تھی کہ الٰہی مجھ کو علماء یہود کی لعنتی کیں سے بچانا۔ سو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے متقی کی دُعا قبول فرما کر یہودیوں کے ساتھ سے بچا دیا مگر جوالا سنگھ صاحب پادری نے ان باتوں کا جواب کہ جو ان کے روبرو بیان کی گئیں یہی دیا کہ ہم تو پریم کی باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد بحث کرنا نہیں۔

اب ہم نہایت ادب کے ساتھ کل جہان کے پادری صاحبان سے عرض کرتے ہیں کہ جن باتوں کا ہماری طرف سے اعتراض کیا گیا ہے۔ اس کا جواب ہر ایک عیسائی پر فرض ہے یا بقول مسٹر جوالا سنگھ صاحب پریم کی بات کہہ کر ٹال دینا۔ حالانکہ ہم نے تو پریم ہی کی گفتگو شروع کی تھی کہ ابن مریم کو جو مدت سے لعنتی موت کا الزام دیتے چلے آرہے ہیں اس کو اس کے سر سے دور کر کے اس کی اصلی روحانی شوکت کو اُن بے ایمانوں پر ظاہر کر دیا جائے۔ جو بزعم خود اس سچے نبی اللہ کو سولی کی موت دینے کے مقر ہیں۔

خاکسار کبیر الدین احمد احمدی اکبر آبادی سکرٹری انجمن احمدیہ بشیرت گنج - لکھنؤ۔

کون صاحب حج کرانا چاہتے ہیں

مولوی فاضل سید عبد المحی صاحب عرب۔ پچھلے سال حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کے ساتھ حج کر کے آئے تھے۔ اور اس سال پھر حج پر جانا چاہتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی صاحب نیابتاً حج کرانے کے واسطے انہیں اپنے خرچ پر روانہ کریں اس مطلب کے واسطے انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست دی تھی۔ اور حضور کی اجازت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ خرچ آمد و رفت بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے۔

دُعا مدد

بابو عطاء الٰہی صاحب اپنی بیمار ہمشیرہ کی شفا کے واسطے احباب سے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے۔

۲ - برادر فضل کریم دہلی سے اپنے بیمار بھائی صاحب کے واسطے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے شفا دیوے۔

۳ - میاں غلام رسول صاحب تمیم اپنی برادرزادی کی آنکھوں کی بیماری سے شفا کے واسطے التجا کرتے ہیں۔ احباب درگاہ رب العالمین میں دُعا کرنے کا ثواب حاصل کریں۔

البشریٰ حصہ اوّل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو خدا تعالےٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اس کا مجموعہ حصہ اوّل مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب جنکو خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے جنھوں نے ہستی باری تعالےٰ اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۴ر ہے تاکہ ہر شخص آسانی سے خرید سکے۔ ملنے کا پتہ :- دفتر تشحیذ الاذہان قادیان

نیر اسلام

کتاب نیر اسلام میں واقف کار مصنف نے بائبل کی پیشگوئیوں کو جو بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ظاہر کرتی ہیں بہت عمدگی سے ظاہر کیا ہے۔ کچھ اپنا اور اپنی مرحومہ بی بی کے ترک دین عیسوی وقبولیت اسلام کا حال بھی دلچسپ الفاظ میں بیان کیا ہے اور عیسائیت کے رد میں مختلف مفید باتوں کو نئے طرز میں ادا کیا ہے۔ جس کا پڑھنا انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہو گا احباب اس کو خرید کریں۔ اس میں شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کی امداد بھی ہے۔ قیمت کتاب ۵ر فی نسخہ ہے۔

نور الدین ۲۲ - مارچ - ملنے کا پتہ
شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم - قادیان ضلع گورداسپور

فتنۂ دجّال

(منقول از رسالہ صوفی پنڈی بہاؤالدین)

یہ امر کہ یورپ کے لوگ ہی اس زمانہ کے دجال ہیں۔ پہلے تو احمدی ہی مانا کرتے تھے اب غیر احمدی صاحبان بھی ماننے لگے ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق ایک مضمون پنڈی بہاؤالدین کے ماہوار رسالہ صوفی میں شائع ہوا ہے جس کا ایک حصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فتنۂ دجال سے بچنے کے واسطے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں اور پچھلی دس آیتیں پڑھو اس بنا پر ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ان آیات کو بغور مطالعہ کرے۔ ان سب کا مطلب سمجھے ان میں تدبر و تفکر کرے ان آیات سے صاف معلوم ہو جائیگا کہ دجال کون ہے۔ اس کے کیا صفات ہیں اس کا فتنہ کونسا ہے اور اس کے فتنے سے بچنے کی کیا راہ ہے اس سورہ شریف کی پہلی دس آیتیں مع ترجمہ کے نیچے لکھی جاتی ہیں:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا۔ قیما لینذر باسا شدیدا من لدنہ ویبشر المومنین الذین یعملون الصلحت ان لہم اجرا حسنا۔ ماکثین فیہ ابدا۔ وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا۔ ما لہم بہ من علم ولا لاباءہم کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا۔ فلعلک باخع نفسک علی اثارہم ان لم یومنوا بہذا الحدیث اسفا۔ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم ایہم احسن عملا۔ وانا لجاعلون ما علیہا صعیدا جرزا۔ ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایتنا عجبا۔ اذ اوی الفتیۃ الی الکہف فقالوا ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وہیئ لنا من امرنا رشدا۔

(ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے۔ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے۔ جس نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن اُتارا اور اُس میں کسی طرح کی کجی یعنی کور کسر نہیں رکھی بالکل سیدھی سی بات ہے تاکہ خدا کی طرف سے جو عذاب شدید کافروں پر نازل ہونیوالا ہے لوگوں کو اُس سے ڈرائے اور جو ایمان والے ہیں اور نیک عمل بھی کرتے ہیں اُن کو اس بات کی خوشخبری دے کہ اُن کو خدا کے ہاں بڑا عمدہ اجر ملنے والا ہے۔ یعنی بہشت جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے اور نیز اُن لوگوں کو عذاب خدا سے ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے نہ تو ان ہی کو کچھ تحقیق ہے اور نہ ان کے بڑوں ہی کو تھی۔ بڑی ہی سخت بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔ نرا جھوٹ بکتے ہیں تو اے پیغمبر اگر یہ لوگ اس بات کو نہ مانیں تو شاید تم مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے۔ جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اُس کو روئے زمین کی رونق کا موجب بنایا ہے۔ تاکہ لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور پھر ایکدن ہم چیزوں کو جو روئے زمین پر ہیں نیست و نابود کر کے زمین کو چٹیل میدان بنا دینگے۔ اے پیغمبر کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ غار اور کتبہ والے اصحاب کہف ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھی کہ ایک وقت چند جوان غار میں جا بیٹھے اور دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے اس ارادے کی کامیابی کے سامان مہیا کر۔

وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا

اور ڈراوے ان لوگوں کو جنہوں نے کہا کہ خدا نے بیٹا بنایا ہے۔ یہ آیت چابی ہے اس امر کی تفہیم کے واسطے کہ ان دس آیتوں کے پڑھنے سے آدمی دجال کے فتنے سے کیونکر بچ سکتا ہے۔

اس آیت شریفہ میں ظاہر ہے کہ جس قوم کے فتنے سے بچنے کے واسطے اس قدر تاکید کی گئی ہے وہ ایسی قوم ہے جس کا دعویٰ ہو کہ خدا کا ایک بیٹا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ قوم مسیحی قوم ہے۔ جس نے بڑے زور و شور سے اس کا دعویٰ کیا ہے کہ کوئی شخص جس کو وہ یسوع کہتے ہیں اور جس کا یہ نام کہیں قرآن شریف یا احادیث میں نہیں آیا خدا کا بیٹا تھا اور خود خدا ہونے کا مدعی تھا آجکل یورپ اور امریکہ کے عیسائی اُس کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتے کہ خود مان کر بیٹھ رہیں بلکہ سارے زور اور طاقت اور ہر طرح کے حیلے اور کوشش کے ساتھ اس امر کے درپے ہیں کہ ساری دنیا میں اس شرک اور کفر کا گند پھیلائیں۔ اس واسطے ان کی یہ کارروائی تمام دنیا کے لئے ایک فتنہ عظیم اور سخت مصیبت و ابتلا کا رنگ پکڑ رہی ہے۔ ان کے اس عقیدہ کو اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں اور بھی کھول کر بیان فرمایا ہے کہ ما لہم بہ من علم ولا لاباءہم اُن کے پاس ایسا دعویٰ کرنے میں کوئی علم نہیں اور نہ سائنس کے رو سے اور نہ کسی دلیل سے ثابت کر سکتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا تھا۔ اس آیۃ شریفہ میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ دجال دنیوی رنگ میں اور اپنے دوسرے کاروبار میں بڑا علم و عقل والا ہوگا اور بڑی بڑی تحقیقاتیں کریگا اور علم کے زور سے نئی نئی باتیں دریافت کریگا۔ لیکن الوہیت یسوع کے ثابت کرنے میں عاجز رہیگا اور مقابلہ کے وقت صاف اقرار کریگا کہ الوہیت یسوع کا مسئلہ کوئی عقل کی بات نہیں یہ صرف مان لینے کی بات نہیں صرف مان لینے کی بات ہے۔ دیکھو ہمارے تمام بڑوں کی گواہی ہے کہ یسوع خدا تھا۔ اور خدائی کا کام کرتا تھا۔ پھر اللہ

فتنۂ دجّال

(منقول از صوفی پنڈی بہاءالدین)
(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار مورخہ سابقہ)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ جھوٹے ہیں۔ ان آباؤ اجداد کو بھی کچھ علم نہ تھا یورپ میں ایک بُت پرست قوم آباد تھی۔ ہر دن ہر گھڑی اور ہر چیز کیلئے ایک بُت تھا۔ جاہل لوگ تھے رفتہ رفتہ سلطنتوں کے اور حکام کے رعب میں آکر اُن بتوں کے عوض میں یسوع کا بُت پوجنے لگے۔ وہ خود تو جاہل تھے۔ لیکن اُن کی اولاد و احفاد باوجود علم و عقل کے اور دعوی تہذیب و تمدن کی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں اور گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں۔

کسی انسان کو خدا بنانا کیسی بڑی بات ہے۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے مونہوں سے تو یہ بات نکلتی ہے پر اُن کے دل جانتے ہیں کہ یہ ایک جھوٹ ہے۔ اور اس کے واسطے کوئی دلیل اُن کے پاس نہیں نہ عقلی نہ نقلی۔ قدیم یونان اور روما سب بت پرست تھے۔ دیوتاؤں کے فرضی قصے بنا کر دیوی دیوتاؤں کو خدا بنا رکھا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ انہیں کے درمیان کسی یسوع فرضی کا قصہ بھی ملگیا ہوگا۔ بس ان کو ایک خدا ہاتھ آگیا۔ ایک محقق فاضل یورپین نے لکھا ہے کہ جیسے ہتی مرتبن لوقا کے قصے ہیں۔ ایسے بہت سے ناول اس زمانہ میں لکھے گئے تھے۔ اور انہیں میں سے یہ ناول بھی تھے۔ جن کو آج کل کے مسیحی لوگوں نے اپنے عقاید مذہبی کی بنا بنایا ہوا ہے۔ اس درخت کے پھلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب جو جامع الاثم ہے اور خاص عورتیں جو حبائل الشیطان ہیں اور دنیوی طمع جو بعض طبایع کو مجبور کرتا ہے۔ اس جھوٹ کے پھیلانے میں پورے طور پر خرچ کیا جاتا ہے۔

فعلك باخع نفسك الآیہ۔ پس شاید تو انکی دنیوی عظمت و جلال کو دیکھ کر اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کر رہا ہے کہ وہ اس پاک کلام کو کیوں نہیں مانتے؟ اس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے تیرہ سو تیس سال پہلے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ کے دنیوی اقبال اور عزو جاہ کا پورا نقشہ دکھایا گیا تھا۔ جس پر ہماری سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کو بسبب بنی آدم کی سچی خیرخواہی اور ہمدردی کے جو آپ کے اندر ہمیشہ جوش مارتی رہتی تھی بڑا افسوس اور غم ہوا کہ اتنی بڑی قوم سیدھی راہ سے ہٹکر جہنم میں گرے گی۔ اور اپنی دنیوی جاہ و جلال کے سبب اور بہت سی قوموں کو ساتھ لے ڈوبے گی۔ رفائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حالت قلبی کی تصویر خدائے علیم و حکیم نے اس جگہ کھینچکر ایک پیشین گوئی کے رنگ میں اس زمانہ کے مسیحیوں کی حالت کو ظاہر فرمایا ہے۔ حضرت سرور کونین علیہ الصلوۃ والسلام کا جو حال اس قوم کو کشفی حالت میں دیکھکر ہوا ہوگا وہ اس آیت میں درج ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک حکمت بیان فرمائی ہے

انا جعلنا ما على الارض لغاية صعيدا جرزا ہم نے زمین پر جو کچھ ہے اس کو عمدہ خوبصورت کرنے کے لئے بنایا ہے تا ہم ظاہر کریں کہ عمدہ کاریگری کے کام کرنیوالے کون ہیں۔ اور پھر جو کچھ اس پر ہے اس کو ہم بنجر زمین پر گرا دینگے اس سے ظاہر ہوگا کہ بڑے کاریگر کون ہیں۔ جو بڑے بڑے کارخانے بناتے ہیں اور کلیں ایجاد کرتے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہو جائیگا کہ عمدہ کاریگری کے کام کون کریگا اور پھر ان سب کا مٹا دینا اور تباہ کرنا خدا کے آگے کچھ بھی مشکل نہیں ایک سکینڈ کا زلزلہ دنیا میں کیا کچھ تباہی لا سکتا ہے۔

جس طرح حدیثوں سے ثابت ہے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتوں کا پڑھنا فتن دجال سے نجات کا موجب ہے اسی طرح آخری آیات کا پڑھنا بھی فتن دجال سے نجات کا باعث ہے۔ آخری آیتیں یہ ہیں:۔

افحسب الذين كفروا ان يتخذوا عبادى من دونى اولياء انا اعتدنا جهنم للكفرين نزلا ۰ قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا ۰ الذين ضل سعيهم فى الحيوة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا ۰ اولئك الذين كفروا بايت ربهم ولقائه فحبطت اعمالهم فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا ۰ ذلك جزاؤهم جهنم بما كفروا واتخذوا ايتى ورسلى هزوا ۰ ان الذين امنوا وعملوا الصلحت كانت لهم جنت الفردوس نزلا ۰ خلدين فيها لا يبغون عنها حولا ۰ قل لو كان البحر مدادا لكلمت ربى لنفد البحر قبل ان تنفد كلمت ربى ولو جئنا بمثله مددا ۰ قل انما انا بشر مثلكم يوحى الى انما الهكم اله واحد فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا ۰

ترجمہ:۔ کیا یہ کافر اس خیال میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو اپنا کارساز بنائیں (وہاں سے کچھ بازپرس ہو) نہیں ہم نے کافروں کی ضیافت کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ اے پیغمبر کافروں سے کہدو کہ کہو تو ہم تمہیں وہ لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بڑے گھاٹے میں ہیں وہاں تو یہ لوگ ہیں جنکی دنیاوی زندگی کی کوشش سب گئی گذری ہوئی اور وہ اپنی غلط فہمی سے اسی خیال میں ہیں۔ کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو اور قیامت کے دن اس کے حضور میں حاضر ہونے کو نہ مانا تو ان کے عمل اکارت ہو گئے تو قیامت کے دن ہم ان کے اعمال اکارتی برابر وزن بھی حساب میں قایم نہیں رکھیں گے یہ جہنم ان کی اس بد کرداری کا بدلہ ہے کہ انہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور ہمارے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ان کی ضیافت کیلئے فردوس بریں کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور کبھی یہاں سے اٹھنا نہیں چاہینگے۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ اگر میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر منتظر جائے اگرچہ ہم ویسا ہی اور سمندر اسکی مدد کو لائیں۔ اے پیغمبر لوگوں سے کہو کہ میں بھی تم ہی جیسا ایک بشر ہوں۔ مجھ میں تم میں صرف اتنا فرق ہے کہ میرے پاس خدا کی طرف سے وحی آتی ہے اور تمہارا معبود وہی اکیلا ایک معبود ہے۔ جسکو اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو تو چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور کسی کو اپنے پروردگار کی عبادت میں شریک نہ کرے۔

غور کرو جن کا ذکر اس سورہ شریفہ کی ابتداء میں ہے انہی کا انتہاء میں بھی ہے۔ ان آیات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دجال کون ہے اور اس کی صفات کیا ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسیح علیہ السلام کو اپنا ولی قرار دیا۔ ان کی ساری کوششیں اسی دنیا کی زندگی میں خرچ ہو گئی ہیں۔ دیکھو کس قدر ایجادیں ہو رہی ہیں مگر وہ تمام جسمانی راحتوں سے متعلق ہیں روحانیات سے ان کو کچھ بھی بہرہ نہیں۔ اس قوم نے کاریگروں کو وہ حسن دیا ہے کہ بایدوشاید پسنہاری کا پیشہ کیا ذلیل تھا مگر دانے پیسنے کی کلوں نے اُسے کیسا معزز بنا دیا کہ آج تک بڑے بڑے معزز اور امراء اور شرفاء کے طبقہ میں داخل ہیں لوہار بھی کمین ہی سمجھے جاتے تھے مگر جو اعزاز و اکرام آئرن ورکس والے رکھتے ہیں محتاج بیان نہیں۔ جراحی حجاموں کے سپرد تھی۔ مگر اب سرجن کہلاتے ہیں۔ جو لوہار بھی ذلیل تھے مگر اب یہ پیشہ ایسا معزز ہو گیا ہے کہ ملکوں کو خرید سکتے ہیں۔ یہ سب آیات اشارہ کرتی ہیں کہ دجال کاریگروں کی ایک قوم کا نام ہے۔ دجال کے معنے لغت میں یہ ہیں:۔ (۱) تاجروں کی ایک بڑی کمپنی (۲) ایسے لوگ جن کا ظاہر کچھ ہو اور باطن کچھ (۳) سونا۔

دجال کے لغوی معنوں کے اعتبار اور سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات مذکورہ بالا میں غور و تدبر کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یورپ اور امریکہ کی مسیحی اقوام دجال ہیں اور ان کا فتنہ عظیم یہ ہے کہ اسلام کو جو توحید پھیلانے والا مذہب ہے مستاصل کریں۔ قرآن کریم کو جس پر تمام تر اسلام کا دارومدار ہے نیست و نابود کریں۔ اور مسلمانوں کو جو موحد قوم ہے قلع قمع کریں طرابلس

یورا ٹلی کے مظالم اسی لئے ہیں کہ مسلمان صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیں۔ اس کی فوجوں ایں ملبیاڑ کیسا بتدریج ہی گیت گائے جاتے ہیں کہ قرآن مجید کو (معاذ اللہ) نیست و نابود کرنے میں ساری قوت و ہمت صرف کرنی چاہیئے۔ روس کی ایران میں وحشت خونخواری اسی واسطے ہے کہ وہاں اپنا تسلط جمائے اور اسلام کے نام لیوا روئے زمین پر نظر نہ آویں۔ اندرون ملک میں مسلمانوں کی تعلیم اور مذہبی آزادی میں جابرانہ مداخلت کرتا ہے۔ فرانس کا مراکش میں اعتصاب اسی بنا پر ہے کہ وہاں خدائے واحد کی پرستش کرنے والا کوئی نظر نہ آئے۔ جنگ بلقان کی وجہ موجب کیا ہے؟ یہی کہ آل عثمان رضہ کو یورپ سے جلا وطن کیا جائے۔ تاکہ یسوع کے بت کو پوجنے والا ابر اعظم مسلمانوں کے عنصر سے پاک و صاف ہو جائے۔ دجال صاف کہتا ہے کہ یورپ میں مسلمانوں کے واسطے گنجائش نہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ وما نقموا منھم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض واللہ علیٰ کل شیء شھید (پارہ ۳۰ سورہ البروج) اور وہ مسلمانوں سے اسی بات پر چڑے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے جو زبردست اور سزاوار حمد و ثنا ہے اور وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالےٰ ہر چیز کے حال سے واقف بھی ہے ۔

سفر حجاز کا اجارہ

انجمن اسلام بمبئی نے ایک جلسہ میں گورنمنٹ بمبئی کی اس تجویز سے اختلاف رائے کیا ہے کہ حاجیوں کو جدہ تک پہونچانے کا اجارہ ایک جہازی کمپنی کو دیدیا جائے۔ گورنمنٹ نے اس تجویز کے متعلق تفصیلی کاغذات شایع کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر جاوا اور ریاستہائے ملایا کے حاجی واپسی ٹکٹ لیکر آتے ہیں مگر ہندوستان میں یہ قاعدہ نہیں ہے اور ہزاروں حاجی جدہ اور دوسرے مقامات میں سرگردان پھرتے اور فاقہ کشی سے جان دے دیتے ہیں۔ ترکی گورنمنٹ نے بارہا اس خرابی کے انسداد کی طرف گورنمنٹ ہند کو توجہ دلائی ہے۔ جہازی کمپنیوں کے اتفاق نے حاجیوں کی مشکلات میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ بمبئی نے ٹرنر ماریسن کمپنی کو جو بمبئی پرشین سٹیم نیویگیشن کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔ سفر حج پر آیندہ پانچسال کے لئے باقاعدہ جہازوں کی آمد و رفت قایم کرنے کا مشروط انتظام اس طرح کیا ہے کہ گورنمنٹ جس وقت چاہے ایک سال قبل اطلاع دیکر قرارداد کو منسوخ کر سکتی ہے۔ مگر مسافروں کو واپسی ٹکٹ لینا ہوگا۔ جو حاجی واپس نہ آنا چاہیں ان کا نصف کرایہ واپس کرنے کے متعلق خاص شرائط ہوں گے اور ٹکٹوں کی فروخت کی شرائط میں بھی اصلاح کیجائے گی۔ اب بمبئی گورنمنٹ اس معاملہ میں مختلف اسلامی جماعتوں کے خیالات دریافت کر رہی ہے اور موسم حج قریب آجانے کی وجہ سے اس کے متعلق عجلت پڑتی جاتی ہے۔

مسٹر بدرالدین عبداللہ نے اس تجویز کے متعلق ایک ٹیلیگرام ہز اکسیلنسی وائسرائے لارڈ ہارڈنگ کی خدمت میں بمقام شملہ ارسال کیا ہے۔ جس کا مضمون حسب ذیل ہے:

میں حضور والا سے بنہایت مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ مسلمان حاجیوں کو سفر حجاز کے بارہ میں احکام کا اجرا سال آئندہ تک ملتوی فرمایا جاوے۔ حج پنج ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے اور اس کی بنیاد بتمامہ قرآنی آیات و احکام پر ہے۔ مسلمان حاجیوں کیساتھ حضور والا کی ہمدردی کو بہ نگاہ استحسان دیکھتے ہیں اور ان کی رفع تکالیف کے بارہ میں مستحسن ارادوں کیلئے آپ کے شکرگذار ہیں۔ لیکن وہ یہ چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ کوئی کارروائی کرنے سے پہلے اس مذہبی معاملہ کے تمام پہلوؤں سے کما حقہ واقفیت حاصل کرے۔ یہ مسئلہ ہز مجسٹی کی سات کروڑ مسلمان رعایا کے مذہبی جذبات و خیالات پر اثر ڈالتا ہے اور اس التوا سے مسلمانوں کو اس اہم مسئلہ کے متعلق تجاویز متشکل کرنیکا موقعہ مل جائیگا۔ مسلمان اس بارہ میں گورنمنٹ کو ہر ایک ممکن امداد دینے پر رضامند اور تیار ہیں۔ بمبئی گورنمنٹ سے جو تجاویز مرتب کرکے اپنی ۱۱- اپریل کی چٹھی میں درج کی ہیں وہ روایات قدیمہ کے خلاف اور مسلمانان ہند کے مذہبی خیالات اور تمدنی حالات کے لئے غیر موزوں ہیں نیز وہ تجاویز جائز اور آزادانہ تجارتی مقابلہ کے انگریزی اصول کے مطابق بھی صحیح نہیں ہیں۔ میں نہایت ادب کیساتھ التجا کرتا ہوں کہ حضور والا اس مسئلہ کو سال آئندہ تک ملتوی رکھیں۔ تاکہ مسلمانان ہند کو اپنی تجاویز پیش کرنیکے لئے کافی وقت مل جائے۔

دولت خداداد طرابلس

عربوں نے اطالویوں کی ۱۴ توپوں پر قبضہ کرلیا

روما ۲۳- مئی ۱۹۱۳ء ۱۹- ماہ حال کو طرابلس میں جو لڑائی ہوئی ہے اس کی تفصیلات موصولہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اطالویوں پر ایسی حالت میں دفعتہً حملہ کیا گیا جبکہ وہ واپس جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ عربوں نے توپخانہ سے جانگسل آتشباری کی اور اطالوی چار توپیں میدان میں چھوڑ کر درنہ کو واپس آجانے پر مجبور ہوئے۔ جرنیل رائگی کو اس کی اپنی درخواست پر طرابلس میں عہدہ سپہ سالاری سے سبکدوش کر دیا گیا ہے اور جرنیل گریونی اس کی جگہ مقرر کیا جائیگا ۔ (زمیندار)

ڈاکخانہ کے نئے قواعد

محکمہ ڈاکخانہ ہندوستان نے پہلے قاعدوں کو رد کرکے ان کی بجائے جدید قواعد جاری کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

ولایتی ڈاک کے لئے ایک تولہ وزن پر ۱ آنہ اور ایک تولہ سے زیادہ دس تولہ وزن پر ایک آنہ اور بعد میں ہر دس تولہ پر اور اس کے حصہ پر ایک آنہ۔ نیز نمونہ کی کتاب پر ہر ایک دس تولہ پر آدھ آنہ اور اس کے حصہ پر بھی آدھ آنہ۔ رجسٹرڈ اخباروں کیلئے ۸ تولہ تک ایک پیسہ- ۸ تولہ سے زاید ۴۰ تولہ تک آدھ آنہ اور زاید ہر ایک چالیس تولہ پر آدھ آنہ۔ پارسل ۴۴۰ تولہ سے زیادہ وزنی نہ جا سکے گا۔ ۴۰۰ تولہ تک کے اندر کے پارسل پر ۲/ مزید ۴۰ تولہ اور اسکے حصہ پر آدھ آنہ ۴۴۰ تولہ سے زیادہ ۸۰ تولہ سے کم کے پارسل پر ایک روپیہ اور زاید ہر ایک چالیس تولہ پر ۲ کا ٹکٹ لگانا پڑے گا۔ (کام دھینو)

پادری پر ہتک عزت کا مقدمہ

رنگون میں مسٹر اگر اسٹر بیرسٹر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں رومی کیتھولک بشپ رنگون پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ اس بنا پر دائر کیا کہ پادری صاحب نے ایڈیٹر رنگون ٹائمز کو ایک چٹھی لکھی۔ جس میں بیرسٹر صاحب پر سینٹ تھریسا چرچ کے پادری اور حاضرین کو پریشان کرنے کا الزام لگایا تھا۔ دوسری درخواست بیرسٹر موصوف نے سینٹ انتھونی چرچ کے چیپلین پادری آرچیپو کے خلاف گذرانی کہ انہوں نے انہی کو گرجا میں حاضرین کے سامنے بیرسٹر کو برادری سے خارج قرار دیا۔ کیونکہ انہوں نے مذہبی پادری کے روبرو چارہ جوئی کرنے سے پہلے ایک پادری کو عدالت دیوانی سے سزا دلائی ہے۔ جس کی وجہ سے انڈین کیتھولک کلب نے بیرسٹر موصوف کو کلب سے خارج کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ عدالت نے بیان دعویٰ سننے کے بعد پادری صاحب کے نام ۲۳ جون کی حاضری کا سمن جاری کیا۔

چشمہ زندگی کے مطالعہ سے محروم رہنا سخت بدقسمتی ہے

کیونکہ ذیل کی معزز شخصیتوں نے اس کو ازحد مفید بتلا کر اس کا مطالعہ آپ کے لیئے ضروری قرار دیا ہے
حضرت حکیم مولوی مولانا مولوی نورالدین صاحب قادیانی۔ حاذق الملک بہادر حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلی۔ آنریبل خانبہادر سیٹھ آدم جی صاحب مجسٹریٹ راولپنڈی۔ خانبہادر سردار خان بابا خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ریٹائرڈ) پشاور۔ جناب محمد حیات خانصاحب سب ڈویژنل افسر ڈیرہ اسماعیل خان۔ ایڈیٹر رسالہ انوارالصوفیہ
مشہور علامہ پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑہ۔ جناب پیر کمال گیلانی صاحب جنگل خیل کوہاٹ
۳۵۰ صفحے کی مجلد باتصویر رنگین ۱۸×۲۲ سائز کی کتاب قیمت ۱ محصول ۳

انسانی صحت کی سخت دشمن قبض سے بے خبر نہ رہو!!!

کتاب بلکھو دھن ودھی } قیمت ۶ منگوا کر بغور مطالعہ کر کے ایک ازحد مفید دستی کرم طریق علاج اور سچائی سے واقفیت پا کر دائمی صحت پاؤ۔۔۔۔ ۵ ہزار مرد عورت بچے اس سے گذشتہ چھ سالوں کے اندر ہندوستان میں مستفید ہو چکے ہیں

پس آپکو بھی

رشیوں اسلامی حکما اور مغربی علماء سے مستند سچائی آدمی جنتری کی آزمائش کیجیے جس کی تعریف میں زمانہ شاہد ہے مکمل سامان اعلیٰ قسم دیرپا قیمت پانچ روپیہ محصولڈاک ۱۲ ار

ذیل کے اصحاب آدمی جنتری کی تعریف اور تصدیق بار ہا کر چکے ہیں جو اخبارات اور رسالجات میں شائع ہوتی رہی۔ لالہ رلا رام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ اور رائے بہادر لالہ کنہیا لال صاحب ایگزیکٹو انجینئر دہلی ڈاکٹر دوارکا دت صاحب میڈیکل افسر سنواری۔ سید اکرم خانصاحب تحصیلدار جون لالہ کرشن چند صاحب بی۔ اے ڈویژنل افسر فارسٹ سرینگر۔ جناب رحمت اللہ صاحب سب ڈویژنل افسر مردان۔ چودھری کرم الٰہی صاحب آنریری مجسٹریٹ احمد نگر حکیم غلام قادر صاحب ہریانہ ژنو
نوٹ۔ ہزاروں شکریہ کے بلا طلب تعریفی خطوط اور بارہا کی فرمائشیں راستی کا زبردست ثبوت ہیں۔ آپ بھی فیض اٹھاؤ

ہر قسم کے طبی مشورہ کا پتہ مہتہ سیتا رام دت۔ وید۔ کویراج۔ آدتیہ اوشدھالیہ۔ صدر بازار۔ راولپنڈی۔

رفاہ عوام وخواص ۱۲/۱

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلکش کن نظارے سے بے نصیب اور محروم ہو جاتا ہے اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو پھر خارش ڈھلکہ لگرے نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں حتیٰ کہ آخر اکثر نور چشم اور نگاہ کی راحت سے محروم ہو کر اندھے بنجاتے ہیں ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جنکی حذاقت کا ایک جہان مدح خواں ہے بڑی لاگت اور محنت سے تیار کیا ہے اور اعلیٰ جزو اسکا موتی اور قیمتی اجزا ہیں آنکھوں کی اکثر امراض کو چند دنکے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر پھینکدیتا ہے کتب بینی اور اصحاب دفاتر کیواسطے انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مددگار ہے۔ حفظ ماتقدم کیواسطے ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھوں کی تمام شکایات سے بفضلہ تعالیٰ انسان محفوظ ہو جاتا ہے ہمنے اس سرمے کے بنانے میں خاص اہتمام کیا ہے اور پھر یہ کہ قیمت بہ لحاظ لاگت وغیرہ کے بہت کم رکھی ہے۔ تاکہ عام لوگ اس سے بہت فائدہ اٹھائیں اور اس کے نفع کو عام اور عالمگیر بنایا جاوے۔
قیمت ایک تولہ ۱۲ مع محصول ڈاک
المشتہر حکیم غلام محی الدین از قادیان ضلع گورداسپور

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا پین ہیلر ۵/۸

اندرونی درد پیٹ۔ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی درد۔ موچ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب پنجر گردن وغیرہ میں جیسا درد ہو اس کی مالش سے جاتا ہے۔ داڑھ مسوڑہ کے درد کو بھی فائدہ کرتا ہے
قیمت ۱۲ فی شیشی محصول ۵

فہرست } جس میں سارٹیفکٹ وجنتری درج ہیں بلا قیمت درخواست آنے سے روانہ ہوتی ہے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھلانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں اور قیمت مبلغ عہ
ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

بوٹ سلیپر منگوالیں ۱۲/۱۲

تجارت پیشہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر آپ کو کلکتہ ساخت ہاف سلیپر بوٹ شوز وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ سے طلب فرمایا کریں انشاء اللہ تعالیٰ رعایت کو مدنظر رکھا جائیگا علاوہ سلیپر وغیرہ کے اور اشیا دبھی دمپیے فی روپیہ کمیشن پر انشاء اللہ بھیج سکینگے۔

ایس محمد امین وفضل کریم (احمدیان)
کمپنی کارخانہ سلیپر نمبر ۳۲ مچھوا بازار سٹریٹ کلکتہ

۱۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلان فضل

چھوٹے بڑے کسطرح ہوتے ہیں

ہندوستان کیا ہر ملک میں جنگل کے جنگل درختوں کے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان درختوں کو کس نے لگایا۔ اور کون انکی حفاظت کر رہا ہے۔ کس نے انکو پانی دیا پھر کس نے جانوروں اور حشرات الارض سے انکی نگہبانی کی ۔۔ وہ کونسی قوم تھی جو اپنا وقت اور مال صرف کر کے انکے لگانے اور پھر ان کی حفاظت کرنے میں مصروف رہتی اگر کوئی قوم ایسی نظر نہیں آتی۔ تو پھر وہ کہاں سے آئے آسمان پر ایک ہستی ہے جس نے زمین کو آسمان کو سورج کو چاند کو ستاروں کو سیاروں کو آگ کو پانی کو مٹی کو ہوا کو انسان و حیوان کو پیدا کیا ہے۔ اسی نے ان درختوں کو لگایا اور ایسے رنگ میں لگایا ہے۔ کہ جسے دیکھکر عبرت حاصل کرنے والے عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے بیج کو جسے دیکھکر کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا کہ اس میں سے اسقدر عظیم الشان درخت کھڑا ہو جائیگا۔ ہوائیں اڑا کر لاتی ہیں۔ اور ایک خالی زمین پر گرجاتا ہے پھر ہلکی ہوائیں اسپر کچھ گرد و غبار ڈالدیتی ہیں اور پھر آسمانوں اور زمینوں کا بادشاہ سورج کو حکم دیتا ہے۔ کہ اپنی حرارت سے وہ سمندروں میں سے پانی کھینچے مانسونیں اسے اڑا کر لاتی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ وہ بادل کی صورت اختیار کرتا ہے اور اس وسیع میدان میں کہ جس میں وہ بیج آپڑا تھا۔ آکر برستا ہے۔ اور پھر بغیر اسکے کہ کوئی انسان بیلوں اور کوؤں کی مدد سے اسکے لئے پانی دے اسے پانی ملتا ہے اور وہ بیج اپنی طاقت کے مطابق پھوٹتا ہے۔ اور پھر اس میں سے ایک باریک سی شاخ نکلتی ہے جو زمین سے خوراک حاصل کرتی ہے اور سورج سے حرارت لیکن چند سال نہیں گزرنے پاتے کہ وہ ایک درخت ہو جاتا ہے۔ اور پھر اسے پھل لگتے ہیں۔ اور پھر اپنے وقت پر وہ پھل زمین پر گر جاتے ہیں۔ اور انسے اس طریق پر اور درخت پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہوتے ہوتے لاکھوں لاکھ درخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ انکا دائرہ سینکڑوں میلوں تک وسیع ہو جاتا ہے۔ کیا کوئی اس بیج کو دیکھکر نتیجہ نکال سکتا تھا کہ یہ بیج اس طرح بڑھیگا؟ ہاں کیا کوئی اس چھوٹی سی شاخ کو جو بارش کے بعد زمین سے نمودار ہوئی تھی دیکھکر فیصلہ کر سکتا تھا۔ کہ یہ شاخ لاکھوں شاخوں کی جڑ ہوگی۔ پھر کیا کوئی اس اکیلے درخت کو دیکھکر کہہ سکتا تھا۔ کہ اس درخت سے لاکھوں درخت پیدا ہونگے۔ مگر اس دنیا کا ایک آقا ہے اسکے ایک ادنیٰ سے اشارے سے یہ سب ہوا اور ہوتا ہے

روحانی سلسلونکی مثال جنگل سے

جس طرح بغیر کسی کے بیج لگائے بغیر کسی کے پانی دیئے بغیر کسی کی ظاہری حفاظت اور کوشش کے یہ جنگل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نامعلوم طور سے ایک روحانی بیج دنیا میں ڈالا جاتا ہے۔ اور اسے دیکھکر ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ اکیلا بیج جو کسی کی حفاظت میں نہیں جلد تباہ ہو جائیگا۔ اور کسی کے پاؤں تلے آکر پس جائیگا۔ اور کوئی کونپل اس سے پیدا بھی ہوئی۔ تو وہ جلد روندی جائے گی۔ لیکن وہ نادان کیا جانتا ہے۔ کہ اسکا نگران گو کسی کو نظر نہیں آتا۔ مگر وہ سب کا نگران ہے۔ اور کوئی چیز اسکی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ وہ اسکی حفاظت کرتا ہے۔ اور الہام کے پانی سے سیراب کرتا ہے ہاں بیشک اس بیج کے مالی نظر نہیں آتے۔ مگر اسکی حفاظت کے لئے ملائکہ تلواریں لیکر کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک خطرہ سے اسے محفوظ رکھتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ روحانی بیج جو خدا نے دنیا میں ڈالا ہے۔ جلد تباہ ہو جائیگا لیکن ایک دن یہ دیکھکر حیران ہو جاتے ہیں کہ وہ تمام دنیا میں پھیل گیا ہے۔ اسکے کاٹنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ بلکہ جو چیز اسکی لپیٹ میں آتی ہے اسکے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہے کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔ و یضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون۔ کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا و عملوا الصلحت منھم مغفرۃ و اجرا عظیما

ہماری جماعت کا بھی یہی حال ہے

چونکہ حضرت مسیح موعودؑ بھی انہی بیجوں میں سے ایک بیج تھے۔ اسلئے انکے ساتھ بھی وہی معاملہ ہوا۔ آج کے تیس سال پہلے کون کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ بیج اسقدر ترقی کریگا۔ اور نہ صرف اپنے اندر ترقی کریگا۔ بلکہ لاکھوں کا باپ ہوگا۔ اور ہزاروں لاکھوں نفوس اس سے اپنا تعلق پیدا کرینگے۔ اور کوئی مخالف اس پر غالب نہ ہو سکیگا لیکن جو خدا کا منشا تھا۔ پورا ہوا۔ اور زمین نے ایک تازہ نشان دیکھا۔ اور وہ احمدی جماعت جس کے ۳۱۳ آدمیوں کی فہرست نہ پوری ہو سکتی تھی جب تک کہ بچے اور عورتیں اس میں داخل نہ کی جائیں۔ اب اسقدر ترقی کر گئی ہے۔ کہ ایک ہزار آدمی قادیان میں ہی موجود ہے اور مجموعی طور سے چار لاکھ سے بڑھ گئی ہے

جماعت کے ساتھ ضروریات بھی بڑھتے ہیں؟

یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ کہ جماعت کی ترقی کے ساتھ ضروریات بھی ترقی کرتی جاتی ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ حضرت صاحب کی کتب کے شائع کرنے کے لئے ایک پریس کی ضرورت تھی۔ اور بہت مشکل کے ساتھ ایک پریس کھڑا کیا گیا تھا۔ پھر حضرت صاحب نے ضروریات سلسلہ کے لئے ایک رسالہ نکالنا چاہا لیکن وہ اسوجہ سے رکا رہا کہ اسکے لینے والے نظر نہ آتے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے کئی پریس یہاں کام کر رہے ہیں۔ اور دو ہفتہ وار ایک پندرہ روزہ اور چار ماہوار رسالہ یہاں سے نکل رہے ہیں۔ اور پھر بھی ضروریات اسقدر بڑھ رہی ہیں کہ کئی معاملات ابھی توجہ کے قابل باقی ہیں۔ کہ جنکی طرف یہ رسالہ اور اخبار توجہ نہیں کر سکتے۔ یا تو وہ زمانہ تھا کہ ایک کرایہ کے مکان میں پندرہ سولہ لڑکے پڑھتے تھے۔ ایک انٹرنس پاس ہیڈ ماسٹر تھا۔ اور اب جماعت اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ سینکڑوں طلباء سکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے خرچ سے بورڈنگ اور مدرسہ تیار کرنا پڑا ہے

اور بورڈنگ ابھی پورا نہ ہو چکا تھا۔ کہ تنگ معلوم دینے لگا۔ ایک انٹرنس پاس کردہ ہیڈ ماسٹر کی جگہ مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی جیسا لائق آدمی اور مدرسین میں کئی دیگر گریجوایٹ کام کر رہے ہیں۔ غرض کہ جماعت کے ساتھ اس کی ضروریات بھی بڑھتی چلی گئیں اور بڑھ رہی ہیں اور انکا پورا کرنا ہمارا فرض ہے

ایک نئے اخبار کی ضرورت

ان بڑھنے والی ضروریات میں سے ایک نئے اخبار کی ضرورت ہے بیشک ایک وہ زمانہ تھا کہ جماعت قلیل تھی۔ اور پھر اکثر لوگ زمینداروں کے طبقہ میں سے تھے۔ لیکن اب علاوہ اس مخلص جماعت کی ترقی کے ہزاروں مخلص تعلیمیافتہ پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کے لئے علوم کو وسعت دینے کے لئے اخبار کی اشد ضرورت ہے پریس کی موجودہ آسانیوں نے ساری دنیا کی خبروں سے آگاہی کو ایک سہل الحصول امر بنا دیا ہے اسلئے علم دوست طبقہ اس فائدہ سے محروم رہنا پسند نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالے کے قائم کردہ سلسلوں کے افراد کو ہر معاملہ میں دوسروں سے بڑھکر قدم مارنا چاہئیے۔ اور سب مفید علوم میں انکا نمبر دوسروں پر فائق ہونا ضروری ہے۔

دوسری ضرورت

ایک نئے اخبار کی یہ ہے کہ بہت سے احمدی ہیں۔ کہ جو احمدی تو ہو گئے ہیں۔ لیکن انکو ابھی معلوم نہیں کہ احمدی ہو کر ہم پر کیا ذمہ واریاں عاید ہوتی ہیں اور کس طرح ہمیں دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقامات اسراف سے بچنا چاہیئے۔ اس ضرورت کو پورا کرنیکے لئے بھی ایک سخت کوشش کی ضرورت ہے٭

تیسری ضرورت

یہ ہے کہ ترقی کرنیوالی قوم کے لئے اپنے اسلاف کے نیک کاموں بلند ارادوں وسیع الحوصلگیوں صبر و استقلال کے کارناموں سے واقف ہونا اور اپنے کام کو پورا کرنیکے لئے ہر قسم کی مشقت اٹھانیکے لئے تیار ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اسلئے احمدی جماعت کو تاریخ اسلام سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ خصوصاً رسول کریم (فداہ ابی و امی) اور صحابہ کی تاریخ سے۔

چوتھی اشد ضرورت اسوقت یہ ہے۔ کہ ہندوستان نہیں۔ بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں اسوقت سخت سے سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد کا دریا جوش مار رہا ہے اور اس سلسلہ میں ہندوستان میں بھی ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے کہ جو گورنمنٹ انگلشیہ کے خلاف عجیب عجیب رنگ سے بدظنیاں پھیلا رہا ہے۔ اور وفاداری کے پردہ میں اس حکومت کو کمزور کرنیکی فکر میں ہے۔ اور چونکہ ہمارا کوئی ایسا اخبار نہیں کہ جو سیاست کے اہم مسائل پر اس نقطہ خیال سے روشنی ڈالے جو حضرت صاحب نے قائم کیا ہے۔ اسلئے خطرہ ہے کہ ہم میں سے بعض احباب اس رو میں نہ بہ جائیں اسلئے ضروری ہے کہ بڑے زور سے اس معاملہ پر حضرت صاحب کی تحریروں سے روشنی ڈالی جائے۔ اور احمدیوں میں اس سیاست کو رائج کیا جائے جسے حضرت صاحب نے پیش کیا۔ اور ان اصول کو شہرت دی جائے۔ جن پر حضرت صاحب احمدی جماعت کو چلانا چاہتے تھے۔ اور احمدی جماعت کو اس موقعہ پر انکے اہم فرائض بار بار یاد دلائے جائیں۔ تاکہ وہ اپنے امام کے پیش کردہ معیار وفاداری پر قائم رہیں٭

پانچویں نہایت اشد ضرورت

احمدی جماعت میں تعلیم کا پھیلانا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح ہندوستان میں اور قومیں تعلیم میں پیچھے رہی ہوئی ہیں۔ اسی طرح احمدی بھی تعلیم میں سست ہیں۔ حالانکہ اللہ فرماتا ہے ھل یستوی الذین یعلمون و الذین لا یعلمون اور رسول کریم فرماتے ہیں کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذ ھا حیث وجد۔ پس احمدی جماعت کا اہم فرض تھا کہ اس معاملہ میں دوسروں سے بڑھکر قدم مارتی اور اس جماعت کا کوئی فرد نہ رہتا۔ جو تعلیم یافتہ نہ ہو۔ اور نہ صرف خود تعلیم حاصل کرتے۔ بلکہ دوسرونکو بھی اسکی ترغیب دیتے٭

چھٹی ضرورت

یہ ہے کہ احمدی جماعت اب ہندوستان کے ہر گوشہ میں پھیل گئی ہے۔ لیکن آپس میں ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کرنا اور میل ملاپ کو ترقی دینا بہت ضروری ہے اور اس کے علاوہ کوشش بھی ضروری ہے۔ کہ وہ آپس کے جھگڑے آپس میں ہی فیصلہ کیا کریں٭

ساتویں ضرورت

احمدی جماعت کو دنیا کی ترقی سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ بھی اللہ تعالے کے فضل سے محروم نہ ہوں۔ اور دین و دنیا میں ترقی حاصل کریں۔ اور اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ تجارت حرفت و صنعت اور ایجادات جدیدہ سے انہیں آگاہ کرنیکا کوئی ذریعہ نکالا جائے

آٹھویں ضرورت

تبلیغ کے لئے کوشش کرنا۔ اور جن ممالک میں تبلیغ نہیں ہوئی انکی طرف توجہ کرنا اور دشمنان اسلام کی تبلیغی کوششوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا

ان ضروریات کو پورا کرنیکا سامان

ان ضروریات کو مدنظر رکھ کر ہمنے ارادہ کیا ہے۔ کہ ایک اخبار قادیان سے نکالا جائے۔ جو ان ضروریات کو پورا کرنیکے علاوہ دیگر ضروری امور میں احمدی جماعت کی خدمت بجا لائے۔ اور اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس خواہش کو پورا کرے۔ اور اس اخبار کو مفید بنائے۔

قوم پر بوجھ نہیں پڑنا چاہیئے

ایک سوال جو ہر نئے کام کے اجرا پر لوگوں کے دل میں پیدا ہوا کرتا ہے یہ ہے کہ کیا اس نئے اخبار کا بوجھ قوم پر نہیں پڑیگا۔ اور کیا آگے ہی بڑھی ہوئی ضروریات کو مدنظر رکھکر یہ ضروری نہیں کہ قوم پر مزید بوجھ نہ ڈالا جائے۔ لیکن اسکے جواب میں مجھے صرف اتنا کہنے کی ضرورت ہے کہ تمہارے کام خدا نے کرتے ہیں۔ اور جب خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ تو اسکی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے وہ سامان بھی ضرور مہیا کریگا۔ جس مولی نے بچہ کی پیدایش سے پہلے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتارا ہے اور انسان کی پیدایش سے پہلے سورج چاند ستارے پانی اور ہوا پیدا کئے ہیں۔ کیا وہ ہماری ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے کوئی تدبیر نہ کریگا۔ جرأت اور ہمت اور استقلال سے کام لیتے ہوئے اسکے حضور میں گر جاؤ۔ تو وہ تمہاری ہر مشکل کو آسان کر دیگا۔ اور ہر طرف سے آسمان کے دروازے تم پر کھل جائینگے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ وہ ہر احمدی کی مدد

کرتا ہے اور بہت ہیں کہ جو زمین سے اٹھا کر آسمان پر بٹھا دیئے گئے ہیں۔ اور سینکڑوں ہیں جنہیں گڑھوں سے نکال کر بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر جگہ دی گئی ہے۔ پھر کیا وہ خدا تمہاری ان ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کچھ سامان نہ کریگا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ جب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے بورڈنگ کی تجویز ہوئی۔ اور پچاس ہزار کی ضرورت بتائی گئی۔ تو ہزاروں تھے جو کہتے تھے۔ کہ اس کمزور جماعت سے یہ کب ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا پھر صرف بورڈنگ ہی نہیں بلکہ سکول بھی تیار نہ ہو گیا۔ اور کیا تعمیر کے اخراجات کے ہوتے ہوئے تمہاری ہی جیبوں سے دوسرے بیسیوں کاموں کے لئے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے نہیں نکلے۔ یہ سب کچھ کیونکر ہوا خدا کے حکم سے اور اسلئے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اور جب تم دین کی راہ میں خرچ کرتے ہو۔ تو وہ تمہارے لئے آمدن کے اور کئی دروازے کھول دیتا ہے پس جس نے یہ شک کیا۔ کہ یہ جماعت اتنے بوجھ کیونکر اٹھائیگی۔ اس نے اسمہات کو جھٹلا دیا۔ کہ یہ جماعت اللہ تعالے کے فضل سے آخرین منہم کی مصداق ہے۔ اور اسنے اسکی ناقدری کی۔ ابھی ایک اخبار کیا بیسیوں کام ہم نے کرنے ہیں۔ اور تمہیں کرنے پڑینگے۔ اور وہ ضرور ہو کر رہینگے کیونکہ خدا کے منشار پورے ہو کر رہتے ہیں۔ لیکن یہ سب ترقی اسی طرح غیر معلوم طور سے ہوگی جس طرح ایک بیج سے جنگل بنجاتا ہے۔ اور عقل اسکو نہیں سمجھ سکتی۔

اس اخبار کے کیا اغراض ہونگے

میں مختصراً اس اخبار کے اغراض بیان کردینا بھی اسجگہ ضروری سمجھتا ہوں

۱۔ مذہب اسلام کی خوبیاں کو مخالفین کے سامنے پیش کرنا۔ قرآن شریف کے کمالات سے آگاہ کرنا

۲۔ حضرت صاحب کی تعلیم اور آپ کی جماعت کی خصوصیات کو لوگوں پر ظاہر کرنا

۳۔ جماعت کو مذہب اسلام سے واقف کرنا اور ہر قسم کی بدعات اور رسومات کی ظلمتوں سے نکالنے کی کوشش کرنا۔ اور اخلاق کی درستی کی طرف توجہ دلانا

۴۔ تاریخ اسلام کے ان مفید حصوں کو شائع کرنا جن سے ہمت استقلال قربانی۔ جرأت۔ ایثار ایمان وفاداری وغیرہ خصائل حسنہ میں ترقی کی تحریک ہو

۵۔ تعلیم کی ترغیب دینا اور اسکے لئے مفید تجاویز پیش کرنا

۶۔ تبلیغ اسلام کی ترغیب دینا اسکے لئے ذرائع کی تلاش کرنا اور مخالفین کی تبلیغی کوششوں سے آگاہ کرنا

۷۔ سیاست میں جماعت کو ان اصولوں پر چلنے کی تعلیم دینی کہ جن پر حضرت صاحب قوم کو چلانا چاہتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح چلانا چاہتے ہیں۔ اور سرگورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دینا

۸۔ ضروری مفید اخبار کی واقفیت بہم پہنچانا۔ جن سے عموماً خبروں کے لئے اور کسی اخبار کی احتیاج نہ رہے۔ خصوصاً عالم اسلام کی خبروں سے آگاہ کرنا

۹۔ احمدی جماعت میں آپس میں میل ملاپ اور واقفیت کے بڑھانے اور مرکزی حیثیت میں لانیکی کوشش کرنا

۱۰۔ صنعت و حرفت تجارت وغیرہ کے متعلق اور ایجادات جدیدہ کے متعلق بقدر امکان واقفیت بہم پہنچانا

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے

مینے اس امر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح سے مشورہ لیا۔ تو آپ نے جو کچھ اسپر تحریر فرمایا ہے وہ جماعت کی آگاہی کے لئے نقل کیا جاتا ہے

"ہفتہ وار پبلک اخبار کا ہونا بہت ہی ضروری ہے جس قدر اخبار میں دلچسپی بڑھیگی خریدار خود بخود پیدا ہونگے۔ ہاں تائید الہی حُسنِ نیت اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے زمیندار۔ ہندوستان۔ پیسہ۔ میں اور کیا اعجاز ہے وہاں تو صرف دلچسپی ہے اور یہاں دعا۔ نصرت الہیہ کی امید بلکہ یقین۔ توکلاً علی اللہ کام شروع کردیں۔

(دستخط) نورالدین

اس تحریر کو پڑھکر کوئی شک کی گنجایش نہیں رہتی کہ ایک ایسے اخبار کی ضرورت ہے اس لئے

بموجب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح

توکلاً علی اللہ اس اخبار کو شائع کرنیکا اعلان کیا جاتا ہے۔ ہمارا کام کوشش ہے برکت اور اتمام خدا تعالے کے اختیار میں ہے۔ لیکن چونکہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اسلئے اسکی مدد کا یقین ہے بیشک ہماری جماعت غریب۔ لیکن ہمارا خدا غریب نہیں ہے۔ اور اسنے ہمیں غریب دل نہیں دیئے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس طرف پوری توجہ کریگی۔ اور اپنی بے نظیر ہمت اور استقلال سے کام لے کر جو وہ اب تک ہر ایک کام میں دکھاتی رہی ہے۔ اس کام کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریگی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالے مذکورہ بالا تحریر کو صرف ارادوں اور خواہشوں تک ہی نہ رہنے دے۔ اور سلسلہ کی ضروریات کے پورا کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائے۔ کام کرنیوالے آدمی کم ہیں۔ اسلئے ممکن ہے شروع میں دقت پیش آئیگی لیکن اللہ تعالے کا وعدہ ہے۔ کہ الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ خدا تعالے ہمیں جہاد فی اللہ کی توفیق دے۔ اور لوگوں کے دلوں میں الہام کرے کہ وہ اس کام میں مدد دیں۔

اخبار کے متعلق ضروری اطلاع

یہ اخبار انشاء اللہ گورنمنٹ کی شرائط کو پورا کرنیکے بعد اللہ تعالی کو منظور ہوا۔ تو ماہ جون کی کسی تاریخ کو شائع ہوگا۔ بارہ صفحہ کا اخبار ہوگا۔ اور سردست ابتدائی اخراجات کو مدنظر رکھکر اسکی قیمت للعہ رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالے

Digitized by Khilafat Library

چاہیے۔ تو اس میں کمی کرنیکا موقعہ بھی اگلے سال مل سکتا ہے۔ چونکہ اخبار کے شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان بہت ضروری ہے۔ کہ کچھ خریدار مہیا ہو جائیں۔ اسلئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ جن دوستوں کی خدمت میں یہ اشتہار پہنچے۔ وہ اسکی خریداری کے متعلق اطلاع دیں۔ اخبار کا پہلا پرچہ ایسے سب دوستوں کے نام وی پی کیا جا ئیگا اور امید ہے کہ احباب اپنے دوستوں میں بھی اسکی خریداری کی کوشش کرینگے فی الحال اسکا ایڈیٹر میں ہی ہونگا۔ یہانتک کہ اللہ تعالےٰ کوئی مناسب آدمی بھیجدے۔ کل خط و کتابت متعلق اخبار و اطلاع خریداری قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہئے

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ۝ رحمکم اللہ و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

المشتہر

مرزا محمود احمد خلف الصدق حضرت مسیح موعود

پیغام صلح

سب انتظام مکمل ہو چکا تھا۔ کہ لاہور سے ایک دوست نے پیغام صلح کا پراسپکٹس ارسال کیا۔ پیغام صلح کا ذکر تو پہلے سن چکا تھا۔ لیکن پہلے تو ایک دوست نے بتایا۔ کہ ابھی اسکی تجویز معرض التوا میں رکھی گئی ہے۔ جب تک کہ خواجہ صاحب کے رسالہ کے لئے انتظام مکمل نہ ہو جائے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ جاری تو ہو گا۔ لیکن یہ نہ معلوم تھا کہ کب تک۔ لیکن پراسپکٹس سے معلوم ہوا۔ کہ اسکا اعلان ہو چکا ہے گو کہ پہلے بھی جماعت میں ایک سے زیادہ اخبار موجود ہیں۔ لیکن ایک وقت میں دو اخبار کا نکلنا مناسب نہ جان کر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور معاملہ دوبارہ پیش کر دیا۔ کہ وہ اخبار بھی شایع ہوتا ہے اسلئے اگر مناسب ہو تو فی الحال اسے بند رکھا جائے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح نے اسپر ذیل کی عبارت تحریر فرمائی

"مبارک ہے کچھ پروا نہ کریں۔ وہ اور رنگ ہے۔ یہ اور کیا لاہور اخبار بہت نہیں۔ اسلئے "فضل" (جو نام کہ اس اخبار کا حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھا ہے) کا پراسپکٹس بھی شایع کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ "پیغام صلح" اور "فضل" دونوں کو جماعت کیلئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین

یہ اشتہار مختلف جماعتوں کے سیکرٹریوں کے نام بھیجا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ کسی ایسے موقعہ پر جب کہ جماعت کے سب احباب جمع ہوں۔ اسے پڑھکر سنا دیں۔ تاکہ جماعت کے سب احباب اس سے آگاہ ہو جائیں۔ اور پھر دوسرے لوگوں میں اسے تقسیم کر دیں۔ اور چونکہ کم اشاعت کی صورت میں اخبار کو بہت نقصان پہنچتا ہے اسلئے جہانتک ہو سکے اسکی خریداری کے بڑھانے میں کوشاں ہوں میں دیکھتا ہوں کہ ہندو اخباروں اور عیسائی اخباروں کو مسلمان خریدتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہمارے اخبارات کو نہ خریدیں۔ لیکن میرے خیال میں اس امر کی طرف جماعت کے احباب کو پوری توجہ نہیں ہوئی۔ اگر وہ اس طرف توجہ کریں۔ تو اللہ تعالےٰ نے چاہے تو اس میں بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے۔ کوئی اخبار اسی وقت اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ جبکہ کم سے کم تین ہزار خریدار اسے ملجائیں۔ ورنہ ایکہزار خریدار میں تو اسکی چھپائی کے اخراجات مشکل سے چل سکتے ہیں۔ اعلیٰ مضامین کا حاصل کرنا اور مفید معلومات کا بہم پہنچانا تو بہت ہی مشکل ہے۔ اور اگر ہزار سے بھی کم ہو۔ تو خسارہ ہی خسارہ ہے۔ پس وہ دوست جن کو یہ اشتہار پہنچے اگر پورے زور سے اسکی خریداری کے بڑھانے میں کوشاں ہوں۔ تو اول تو جماعت میں سے ہی تین ہزار خریدار کا مل جانا کچھ بڑی بات نہیں۔ کیا چار لاکھ کی جماعت میں سے چار ہزار خواندہ آدمی جو اخبار خرید سکے نہیں مل سکتا۔ ضرور مل سکتا ہے لیکن اول تو کوشش نہیں کی گئی۔ دوم ان کوششوں کے ساتھ دعاؤں کی مدد نہیں لی گئی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس اخبار میں دلچسپی لینے والے احباب دعائیں کرتے اور اللہ تعالےٰ سے مدد مانگتے ہوئے اسکے لیئے کوشش شروع کریں پھر دیکھیں کہ خدا تعالےٰ انکی کس طرح مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے تمام احباب پر اپنے فضل کی بارشیں نازل کرے آمین (مرزا محمود احمد)

اعلان مینیجر

اکثر اخبارات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بغیر روپیہ وصول کئے اخبار جاری کر دیتے ہیں۔ اور آخر سال میں جب قیمت طلب کیجاتی ہے۔ تو خریدار وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے اخبار کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اور دفتر کا حساب الگ خراب ہوتا ہے اسکے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ سب خریداروں سے قیمت پیشگی لیجائے۔ اور قیمت کے ختم ہوتے ہی وی پی کیا جائے۔ اور جس کی قیمت وصول نہ ہو۔ اسکے نام کا اخبار بند کیا جائے۔ قیمت پیشگی سالانہ للعہ چار روپے ہوگی اور چھ ماہ کے لئے عہ جو صاحب ایک دفعہ چار روپیہ نہ دیسکتے ہوں وہ اول چھ ماہ کے لیئے عہ پر جاری کرا سکتے ہیں۔ لیکن بہر حال قیمت پیشگی ہوگی۔ اسلیئے جو صاحب خریداروں میں نام لکھوائیں وہ سمجھ رکھیں کہ اخبار کے جاری ہوتے ہی اخبار انکے نام وی پی کر دیا جائیگا

المشتہر

مینیجر فضل ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب